

آپ کے محبوب مبت اور ہر دلزین مصنف
این صفت کی مقبّلہ عام تھیں
جس کی بھیں تر نہیں سکتے۔ این صفت
کی جگہ اسی دنیا کا ایک مکمل سائد

این صفت

پے کارم پے خارم

۱

کی کوشش کری ڈالی یعنی مصیبت تو ہے تھی کہ یہ جھاڑیاں تقریباً
دو یا ڈھانی منت اوپنی مینڈہ پر اُنچی ہوتی تھیں۔
بہر حال وہ تن پر تقدیر آگئے ہی بڑھتی رہی۔ پڑول کی
مروٹ سے غدر شہنشہ تھا کیونکہ گھوٹی سے شکنی بھر کے تکلیقی۔ چلتے
وقت والدین نے کہا تھا کہ ڈرائیور کو بھی ساتھ لے جاؤ یعنی اُس
نے انکار کر دیا تھا۔

نمرین اُس کی کلاس فیلو اور جنک پور کے بلکہ دار راجا
شش العارفین کی رکھی تھی۔ اُس نے شیلا کو کچھ دن بنا کر پیکار دئے
دھوت دی تھی اور شیلا اُب پور ہو زیادی تھی کہ اُس سے الیحی حالت
کیوں مزدہ ہوئی۔ کھاڑی کے بیدلی پسپورن کرنے کرتے ہوئے اُس
نے رفراہ بڑھا دی۔ سمجھیں ہیں آرہا تھا کہ اُب کیا ہرگاہ، بلکن
ایک کرفت سے تو جلدی بخاتا ہل گئی۔ اُب کیا راست ایک نختہ
سرکر سے آمد تھا۔ اُس نے کھاڑی دایں بیانب مزدہ دی۔ اُب
تو پوری طرح یقین۔ بڑی بھاک وہ غلط راستے پر آنکھی ہے کیونکہ
نمرین کے بتانے ہوئے تھے کہ سطابق صحیح راست کسی پیشہ سرکر
کی بجا آئے امرو و دوں کے ایک بہت بڑے باعث کے پر
ضخم ہوتا۔ کچھ دور پشتے کے بعد اُس نے کار سرکر سے بتا کہ

تو شیلا بڑی الجھن میں گرفتار
ہے بہو گئی تھی کیونکہ اندر سیر اصلی
لگا تھا اور منزل تھی کہ نظر آنے کا نام پیشیں اُن تھی پیشکار کا جمال
تھا کہ وہ راست بھٹک گئی ہے جس مروڑ سے تھے تھے راستے پر ہو تھا تھا
اُس کی بجا شے کسی دوسرے مروڑ سے کھاڑی مزدہ دی گئی تھی۔
نمرین کے بتانے ہوئے تھے پر سمجھنے کے لیے خود نمرین
کے قول کے مطابق زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے صرف ہوتے۔ لہذا
اس نے عزادہ اور کیا کہ جا سکتا تھا کہ راست بھٹک گئی ہے یعنی
اُس کا حساس ہو جائے کے باوجود بھی وہ واپسی کے لیے کھاڑی
مروڑ نہیں سکتی تھی۔ یہ راستہ ہی ایسا تھا۔ دونوں طرف سرکندوں کی
گھنی جھاڑیاں نہیں اور چڑاں اُن تھی بھی نہیں تھی کہ مخالفت
سے آئے والی کسی دوسری کھاڑی کو تکلی جانے کا راستہ دیا جا سکتا۔
شیلا سوچ رہی تھی کہ اگر سامنے سے کوئی میل کھاڑی ہی آگئی تو کی
ہو گا؛ امکانات تھے کیونکہ یہ کچھ استنبادت کے اعتبار سے میل
کھاڑیوں بی کی گزر گاہ معلوم ہوتا تھا پھر وہ یہ بھی سوچ رہی تھی کہ
کہیں، اُگے چل کر کھاڑی دھول میں نہ پھنس جائے۔ اگر صرف
سرکندوں کی جھاڑیاں ہی ہوتیں تو وہ کبھی نہ کسی طرح کھاڑی پر نہیں
بٹتے۔ کچھ دور پشتے کے بعد اُس نے کار سرکر سے بتا کہ

ہ اگر ناصر اپنی روزی خود کاتا ہوتا اس سے یہ حرکت کبھی سرزد
نہ ہوئی۔ قصور میں اپنے کاہے اسے اپنے کاہے اسے اپنے کاہے
تھا۔ اگر یہ ایک ایسا ندار آدمی کی طرح اپنی روزی خود کاتا ہوتا
تو اس کے نچے شرایمنی اور ہماری نہیں ہو سکتے تھے۔ بے شفقت
باقی تھے ہوئے پھرے اُو می کو شیخات کی طرف لے جاتے ہیں نہیں
محض اس لیے آپ کی جان لینا چاہتا تھا کہ وہ جاندار کا ایک
بننے کے بعد دلنش کا قرض ادا کر سکتے۔

مظہر کھنے موڑا سرخ دم تے طول سانس لے کر کما۔
وہ کچھ دیر غاموش رہا پھر بولا۔ صوفی کیا کیا قصہ ہے۔ وہ کہا ہے
پورے خاندان میں صرف وہی ایک ایسی ہے جسے میری دولتے
نہیں بلکہ مجھ سے محبت ہے؟

فریدی نے اسے صوفی کے متعلق بتاتے ہوئے اطمینان
دلایا کہ وہ محفوظ ہے۔ دوسری شام حمید اور صوفی آر لکھنؤ میں
چاہے پر رہے تھے۔ تم بڑے اپنے درست ثابت ہو سکتے ہو۔
صوفی نے میدست کما۔

وہم بہت ذہین اور اس اسارتِ رہکی ہو۔ میں کچھ اور سوچ
رہا تھا۔

صوفیہ قمہ لگا کر بولی۔ ”میں بتاؤں تم کیا سوچ ہے
تھے۔“

” بتاؤ۔“ حمید بڑے رہا۔ شک اندراز میں بولا۔

” وہم سوچ رہے تھے کہ اگر میں تم پر عاشق ہو گئے ہوئی
تو تم شادی کی تجویز پیش کر سکتے۔“

حمدید احقوں کی طرح اسے گھورنے لگا۔ صوفیہ بڑے بڑے
ہڈیں سے ذہن مروہ بھی جنبیت کے عامل میں ہموں
آدمیوں سے مختلف نہیں ہوتا یہ صوفیہ کے۔

اور حمید نے اسی وقت اس سے عشق کرنے کا رادہ ترک
کر دیا۔

پچھا اس کم کی حرکتیں شروع کیں جیسے وہ داشت کو اس الزام
سے بچانا چاہتا ہوا ہو۔ اس نے صوفیہ کو قیسہ کر دیا اور بھرائے
تکلیفی جانے دیا تاکہ ہم اس سے داشت کے متعلق معلومات
حاصل کر لیں اور یہ بھیں کہ ناصر ایک باب کی حیثیت سے اپنے
بیٹے کو قانون کی زندگی سے دور کھانا چاہتا ہے اس نے سیمی طلاق
راستے پر ٹھانے کے لیے بہت بڑی چالیں ہیں۔ لیکن ایک حادثت
کی بنا پر پڑا گیا۔ اگر وہ اس جوئے کو پہنچے ہی تلف کر دیتا پاہیری
تاداشتگی میں اسے دفن کرتا تو شاید یہاں وقت بھی چین کی
خندہ سورہ ہو۔ تاہم تو اسے بہر حال آپ کی فکر بھی ہوئی تھی۔

جس رات اسے یہ معلوم ہوا کہ کوئی اُو می پہنچ کے ڈھیر کے قبیہ
ہماری گفتگو سننے کی کوشش کر رہا تھا اور بھر وہ جھنک کی
طرف بھاگ گیا تھا تو اسے بیکاری کے اپنے جھنکیں ہیں دیکھیں
پوشیدہ ہیں۔ اس نے کل رات سے جنگل کی خاک چھانی
مژوڑ کر دی تاکہ آپ کو تھکا نے لگا کر کہیں دفن کر دے۔
اور پہلیں داشت کی تلاش میں سرماڑکرے۔ کل رات شاندہ
اس نے بھی بوڑھے لازم کو جھنکیں جاتے دیکھ لیا تھا اور ایک
بھی عسوں کرایا تھا۔ اس میں بھی تو کسی نکر اسی کو رہا ہوں۔ ستماء
آج وہ نوکر کے چانے سے قبل ہی جھنک میں جا کر چھپ رہا یک

اس سے بے خبر تھا کہ اس کا تعاون کر رہا ہو۔ بے چارا
نوکر عفن میری غفتت کی وجہ سے مارا گیا۔ میں یہ بھاہ تھا کہ وہ
نوکر کے قدر یہ آپ نک پہنچا چاہتا ہے لیکن اس نے نوکر
کو دیکھتے ہی اس پر فائر کر دیا۔ نوکر جیخ کر گرا۔ میں نے تاصہ پر
فائز کیا مگر وہ نیک گیا۔ صورت میں دیکھ دیا اس نے پھر ایک فائز کیا
ٹھانیا اس نے یہ فائز اپ پر کیا تھا۔

سرمند و امدادیات میں سرٹاک ناصر کی روکیوں کی طرف دیکھنے
لگا جو ایک گوشے میں بیٹھی ہوئی بڑی طرح رو رہی تھیں۔

وہ لیکن سرمند و مام : آپ اپنے یہ کام کیجئے گا یہ فروری تھا
”دیکھو!“

” آپ نے پوچھ کیا بھوکے میں رکھا ہے اور یہ
قاونٹا جرم ہے۔ آپ کو حادثے کے بعد ہی ظاہر ہو رہا غلط فہمی سفع
کرنی چاہیے تھی۔ آپ پر فریب وہی کامقدہ تو ضروری چلے گا۔“
” دیکھا جائے گا۔ مجھے اس حال میں بھی یہ گوارا نہیں تھا کہ
میں خود اپنے ہاتھوں سے اسے قانون کے حوالے کرتا اور تو احسان
وقت بھی اسرا دل دکھ رہا ہے۔“
” حرام خوری اُو می کو سگدی بنادتی ہے اور فروری نے کہا

دو گھنٹے تک تو نیست سیکھنے سے انکار کر دیا۔ میخ خوش
تحاکر چلپا۔ تجھا چھوٹا لیکن حمید نے فوراً ہی دو گرامون کی تجویز
پیش کر دی۔ میخ نے پھر ماخذ پسیرا رے۔ فتحی محبوہ پر گھنٹو کے
دروازے میں وہیں موجود رہی تھی۔ حمید کی طرفداری پر اسرا نبکر کہنے
لگی۔ "میں ان حضرات کو راضی کر دوں گی بنزینیا آپ میرے پارسز
بننا سطھو کر لیں یکیشن:

"یعنی کہ کیا مطلب؟ میخ خیلے بھے میں بولا۔

"یعنی یہ مطلب۔ مارنگ آٹ مائی ہارٹ کوں فدلی

میری بھر قصہ نہیں گی۔ حمید نے بڑی شرافت سے زم بھے ہیں کہ تھا۔

"یہ بھی نہیں ہر سخت:

"میکیل؟" فدیا نے آنکھیں نکالی تھیں۔
میک کیے مکن ہے؟"

"پاکھل مکن ہے ڈیرہ"

"لیعنی تم ان کے ساتھ تاچرگی:

"اچھا چلوا تم ہی تیار ہر جادا"

"میر۔ میں یعنی کریں لا حول ولا قوۃ۔ یقول شاعر"

"ہو گیا نا۔ لا حoul ولا قوۃ۔ بھرہ؟"

حمید کوچھ نہیں بولا تھا۔ ان کی لفٹکوں دخل دینا مناسب
نہیں سمجھا۔ پھر ان کافی بکھار کے بعد تعصیہ ہرگیا تھا کہ قدیمی ہی

حمدیکی پار مزبزبے گی۔ یہ انگریز کرنل کی بیٹی تھی۔ سندھ و سستان کی پیداوار
پسراں میں سے ہے کہ اب تک سیئیں رہی تھی۔ ہو سکتا ہے وہ ایک بار

کچھ دنوں کے لیے انگلستان بھی ہر آنی ہو۔ بڑی اچھی اردو بولتی
تھی۔ پوری زبان میں بات کرتی تو مزدہ ہی آ جاتا۔ اکثر انگریزی پڑھتے

وتت "مگر مارا" اور مزدہ کاٹا" جیسے الفاظ بھی استعمال کرتے۔

مزاج کی جس بیسی بند جنم اتم رکھتی تھی۔ اکثر اپنے ساتھ ہوتے ولے
لطیغتوں کا ذکر چھپر دیتی تو مزدہ ہی آ جاتا۔ ایک یار کا واقعہ تیار

اکثر دیر تک بنسا رکتی تھی۔ ہرای کروہ گرین میں تہبا سفر کر رہی
تھی۔ زنانہ سیکنڈ کلاس میں بیٹھی تھی وہاں اور کبھی باپر دہ قسم کی

خواتین موجود تھیں۔ وہ اس کے متعلق اردو میں خمال آرائیں
کرنے لگیں، یہ سمجھ کر کہ اردو و عحدا وہ کیا سمجھے گی۔ پتہ نہیں کیا کہہ رہی

تھیں۔ کبھی گھنٹوں تک کھل ہوئی ٹانگوں پر ناگوار قسم کے تھرے سے
کرتیں اور کبھی چست اسکرت اور بلاؤز پر کھبیاں کیتیں۔ آخر قدر میں

سے بڑا شت نہ رہا اور وہ ہنس پڑی۔ پھر بہت ہی شستہ و رفتہ
اردو میں بولی۔ آپ لوگ مجھے اس طرح شرمدہ کر رہی ہیں کہ شاید

اب میں چڑی دار پا جامہ پہننا شروع کر دوں؟

روک دی اور سوچنے لگی کہاں کیا کیا راستے سے؟ کیا اُسی راستے سے
وہاپس جائے جس سے یہاں تک پہنچی ہے۔ وہ سرچ رہی تھی کہ
عاختہ سمت سے آتی ہوئی کسی گاڑی کی روشنی اُس کی کار پر
بڑی اور وہ دروازہ کھول کر تپھے اتر آئی؛ اور داہنہ باختہ اُسی
کر آئے والی گاڑی کو رکنے کا اشارہ کیا۔ دوسرا کار اُس کے
قریب ہی آکر رکی۔ بریک چڑھ رہا۔

"میر۔ میک راستہ ہجھوں گئی بگوں" شیلانے کہا۔

"اپ کہاں جانا چاہتی ہیں؟" کار کے اندر سے بیٹت
ہی فرم اور مہذب بھجے میں پوچھا گیا۔ آواز مرداہ تھی۔

"میں جنہ پور کے راجا جس العارفین کے یہاں یہاں
چاہتی تھی؟"

"اپ غلط راستے پر آگئی ہیں یا اندر سے کہا گیا۔

"پھر اب مجھے کیا کرتا چاہیے؟"

مکھا بتاؤ! یہاں سے تو بہت سچ دار راستے سے
چھپج سکیں گے اپ۔ اگر بتا بھی دیا جائے تو یقین ہے کہ اپ پھر

بھی یہیکتی پھر سی گی"

"اوہ۔ تو پھر؟"

"چلیے میں آپ کو پہنچا دوں"

"بہت بہت شکر" جناب لیکن آپ کو تکلیف ہو گی"

"مگر نہ کیجیے" بھکے سے قہقہے کے ساتھ کہا گی۔

پھر وہ کار دوبارہ اُسی سمت سوڑا دی گئی چدر سے آئی

تھی اور اندر سے آواز آئی۔ میرے قہقہے آئیے:

"بے مر سک جناب" شیلانے کہا اور انی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

اور دو نوں کاری ٹوبہ لخوب رہتے ہوئے اندر سے میں لگ ہو گئی۔

* سار جنت حمید تو نیست ناج ناج کر بڑی طرح تھک گیا

تحما۔ حالانکہ یہ اُس زمانے کی بات ہے جب تو نیست اپنے

یہاں پوری طرح راجح نہیں ہوا تھا۔ دوچار بڑے ہر ٹکوں یا

نامٹ کلبور میں خسوصی پروگرام کے حاتم کبھی کبھی اُس کا بھی ایک

آدم حرا فندہ پل باتا تھا۔ لیکن اج کا پروگرام تو محض تو نیست ہی پر

مشتعل تھا اور نیچے تھا اور یاری کا کسی نہیں کریں جس دوستہ کروہ متواتر

دو گھنٹے تک تو نیست نہیں ناج سکتا۔ ہانی سرکل ناٹ کلب

امتحان گاہ تھی تھا جس کا نیجر تو ہرگز اس پر آمادہ نہ ہوتا کیونکہ

اس کی نئی محبوہ سار جنت حمید میں بہت زیادہ وظیفی لینے کی تھی

لیکن وہ حمید سے ڈرتا بھی تھا لہذا کام دیا کر علاں کرتا پڑا کہ

فلماں شب تو نیست کا ایک مقابلہ منعقد ہو گا۔ اگر کہ اسے متواتر



"وہ اپنی کمیل سے ملنے جک پورگی تھی۔ دو دن پہلے کی
بات ہے میکن آج اُس کی کارپورشن کے چورا ہے پر محرومی پائی
گئی تھی جو خالی تھی۔ جنک پور سے معلوم ہوا کہ وہ دو ماہ سبقتی ہی نہیں تھی
میکن نے معدومات حاصل کی تھیں جنک پور سے " ۔
یعنی خود یہی تھا جنک پور۔ وہ رُوک کہتے ہیں کہ ہم منتظر ہے

یعنی شیلا نہیں پہنچی ۔

*

فریدی کی کیدیلاک سنان مرکز پر فرستے عمری تھی۔
جیسے تھا ان کی محرومی دیکھی۔ ایک بخ رہا تھا۔ غصہ محضدا پڑ گیا۔

سچنے لگا تھا کہ شاید اب بغيرات انکھوں ہیں کٹے۔

"آب ہم کہاں جا رہے ہیں؟" اُس نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

"پرانش کے حصے نہیں ہے۔"

"کیوں؟ کونا ہا تھا اگر ہے کیا؟"

"ہاں۔"

"کون ہے؟"

"انپاراج نے ایک آدمی کو روک رکھا ہے۔ توقع ہے کہ

اُس سے کچھ معلوم ہر سکے۔"

پھر فریدی نے کاڑی کے اندر بھی روشنی کر دی اور کوئی چیز

جیسی کاٹھیں دیتا ہوا بولا۔ اسے دیکھو۔

یہ ایک بڑا سائز تھا جیسے اُن پت کو دیکھنے لگا۔

"کسی اور کوٹ ہی کا ہو سکتے ہے؟" فریدی ابترے بدلے بولا۔

"میکوں؟"

"اتا ہے ابتن کوٹ کا نہیں ہو سکتا۔"

جیسے کچھ بولا۔ اب وہ اُس ہن کو انکھوں کے قریب لا کر

کچھ پڑھنے کی روشنی کر رہا تھا۔ اُن کے پنچھے پہنچنے شکنہ لکھا

پہنچا تھا۔ "خیاطا لوقت تاہرہ"

"یہ مجھے شیلہ کی کار سے بلاتھا ہے؟" فریدی نے کہا۔ اگلی نشت

پر اور اس کے سراغوں میں تاگے بھی پھنسنے ہوتے تھے۔

"بگوں۔ تو پھر ڈی جیسی اونکھا ہوا بولا۔"

"کسی قسم کی چند جگہ کے دران ہی میں یہ ہیں اور کوٹ سے

چھڈا ہو گا۔"

"یقیناً یقیناً۔" جیسے انکھیں بچاڑھا کر سر بلاتھا ہوا بولا۔ اس

وہ پوئے جا رہا تھا کچھ سرچے کچھ بغیر۔ کیونکہ ذہن پر خیزہ مستطا تھی۔

پرانش کے مخانے میں پہنچ کر فریدی نے انپاراج کو بھایا جو

غاباً سرنے کے لیے جا چکا تھا۔ سینڈا فیرنٹ اسی میں تھا لیکن

پوچھا ہے جو تھیں سبھت اسارت اور خوش مراجع آدمی کجھی ہے؟
جیسے چبپ چاپ برآمدے سے پہنچے اُترایا۔ کچھ میں
کا انہما کردیتا مرد اٹھی کے حلقات کھلتا تھا۔ اُن پر بعد پہنچی طار
غاصی سردی تھی۔ مخفیگ کے جنی پر پاق کا کام کیا یعنی خصوصی خود بخود
تھی۔ دو نہیں بھی انکھیں بند کر کے تائی رہے تھے۔ کبھی بھی ایک
خود کشی پر مجبوڑ کر دیں گے۔" دوسرے سے مگر بھی جاتے اور میخ چور قریب بھی کھڑا تھا۔ میخ اور قریب میں اداز
تھیں پہنچ بخوبی کرنے لگتے۔ وہ بہت زیادہ ہے جیسے تندرستا تھا
کبھی نہیں لگتا اور کبھی رُک کر میخ اس طرح گھوڑے کھتے ہیں۔ اگر بھی

کچھ کہہ بیٹھتا تو؟"

"تحمارا گھل بھی کافی دیر تک جھٹا تارہتا۔"

"یہیں واپس جا رہوں۔ دیکھتا ہوں کیا کر لیتا ہے؟"

"زمین پر گرا کر جانگ پکڑوں گا اور لکھتھا بھوایا ہوں گا۔"

"میکوں۔ آخر کیوں؟" جیسے علق پھاڑ کر چیڑا۔

"کبے یہ تو میث بھی کوئی تاچنے کی چیز ہے۔ زخموں کی ہڑ

بترک رہے جیں اور کوئی طے شکار رہے ہیں۔"

"آپ کو کیوں یہ اگتا ہے؟"

"میکوں یہ اگتا ہے؟" فریدی نے حریت سے کہا۔" کیا میں

اسے پنڈ کر لکھاں ہوں کہ میرا سٹنٹ سیجھوں کی طرح کوٹھے لکھا پھرے

عورت ہوتے تو خیر کوئی ہات نہ تھی۔ اُن کی بہتی ہیں محرومی کی

شکر بکار کافی دلکشی ہوتی ہے۔"

"ہے یہ جیسے کہ جیسے تو اچھا کر لے جاؤ۔" میخ کی ادا

سرچ رہا تھا کہ کہیں قدری بھی طحہ اڑاکی کے سامنے بے عرف

نہ ہو جائے اس لیے بکھلا کر بولا۔" یہ میخ میں ہیں۔

"یہیں جانتا ہوں۔ فریدی مکلا رہا۔" اُن کے باپ کرنل

پرسن کو بھی جانتا ہوں۔"

"آپ کی تعریف؟" میخ نے کاپنی بخون آدازیں پوچھا۔

"یہ۔" جیسے سکلا رہا۔" یہ میرے والد صاحب کے بھی تھے

وکعبہ ہیں۔"

"یعنی۔ تھا رے دادا۔" میخ کے ہونٹوں پر ایک تر دار

تم کی مسکراہٹ نظر آئی۔"

"یہیں اسے لے جا رہوں محترمہ۔" فریدی نے کیس کو درواز

کی طرف دھکلتے ہوئے میخی سے کہا۔" اُمید ہے کہ آپ کچھ

خیال نہ فرمائیں گی۔" پھر وہ اسے اسی طرح دھکتے دیتا ہوا اپنے بدے

تک لا دیا۔ غصتے کے مارے جیسے کہ جیسے کی خوبی اُری جا رہی تھی۔ برا کم

یہیں پہنچ کر وہ پڑا۔"

"میکیا ہے؟" وہ دانت پیس کر بولا۔

"اے اپنی زیبان میں لکھنی کا ناج کہتے ہیں قرآن۔" جب پاچ

چلتے رہو رہ کیا فائدہ کر اُس رُک کے سامنے تھا۔ میں تی

تلچے جا رہا تھا کیونکہ قدری بھی اُرگی تھی۔ اُس سے پہنچے ہیں میں
کا انہما کردیتا مرد اٹھی کے حلقات کھلتا تھا۔ اُن پر بعد پہنچی طار
تھی۔ دو نہیں بھی انکھیں بند کر کے تائی رہے تھے۔ کبھی بھی ایک
خود کشی پر مجبوڑ کر دیں گے۔" دوسرے سے مگر بھی جاتے اور میخ چور بھی کھڑا تھا۔ میخ اور قریب میں اداز

تھیں پہنچ بخوبی کرنے لگتے۔ وہ بہت زیادہ ہے جیسے تندرستا تھا
کبھی نہیں لگتا اور کبھی رُک کر میخ اس طرح گھوڑے کھتے ہیں۔

"اے جناب۔ ذرا انکھیں کھول کر۔"

اس پر جیسیدار قدری دو نہیں بھی پڑے تھے لیکن آپس

نہیں کھولی تھیں پھر کس نے تیچھے سے جیسید کے کوٹ کا کار بیڑا دیا۔

اور جیسید غرما کر چلتا۔ سمجھا تھا شاید سیخوں بے قابل ہو گیا۔ بھگا۔ میکن

آنکھیں کھولیں تو فریدی کا چیرہ نظر آیا، جہاں کی انکھوں میں دیکھا

تھا اور اُس کے ہوت پہنچے ہوئے تھے۔ میخ نے گویا بے ماں

سرگاہ پان۔ دوڑ کر بیکارہ پرے سے ساونڈ بھیکس اٹھادیا۔ موہقی کی ادا

قد آور اور کافی محنت مند آدمی کے ہاتھ میں دیکھا۔

اُب جیسید اور بھی بکھلا گیا۔ پہنچے تو غصتہ ہی آیا تھا لیکن اُب

سرچ رہا تھا کہ کہیں قدری جیسی طحہ اڑاکی کے سامنے بے عرف

نہ ہو جائے اس لیے بکھلا کر بولا۔" یہ میخ میں ہیں۔

"یہیں جانتا ہوں۔ فریدی مکلا رہا۔" اُن کے باپ کرنل

پرسن کو بھی جانتا ہوں۔"

"آپ کی تعریف؟" میخ نے کاپنی بخون آدازیں دلت

"یہ۔" جیسے سکلا رہا۔" یہ میرے والد صاحب کے بھی تھے

وکعبہ ہیں۔"

"یعنی۔ تھا رے دادا۔" میخ کے ہونٹوں پر ایک تر دار

تم کی مسکراہٹ نظر آئی۔"

"یہیں اسے لے جا رہوں محترمہ۔" فریدی نے کیس کو درواز

کی طرف دھکلتے ہوئے میخی سے کہا۔" اُمید ہے کہ آپ کچھ

خیال نہ فرمائیں گی۔" پھر وہ اسے اسی طرح دھکتے دیتا ہوا اپنے بدے

تک لا دیا۔ غصتے کے مارے جیسے کہ جیسے کی خوبی اُری جا رہی تھی۔ برا کم

یہیں پہنچ کر وہ پڑا۔"

"میکیا ہے؟" وہ دانت پیس کر بولا۔

"اے اپنی زیبان میں لکھنی کا ناج کہتے ہیں قرآن۔" جب پاچ

چلتے رہو رہ کیا فائدہ کر اُس رُک کے سامنے تھا۔ میں تی

دو سب نہ تھے میں آگئیں۔ چہرول پر ہجایاں اُڑنے لگیں
اگر نہیں کا دو حکومت تھا۔ فوج کے بے وقت تھے تھی بھی عوام کو
کھل جائی تھے میخ میں ہوتے تھے اور صاحب کہلاتے تھے
خواہ اُن کے والدین انگلینڈ کے کسی گھاؤں میں فاقہ کشی کی زندگی
ہی کیوں نہ گزار رہے ہوں۔ پہر حال دہ ساری بای پر دھوکے میں میخ میں سوں پر
چڑھا دیا جائے گا۔ قدری نے یہ رُک دیکھا تو میخ میں ملٹن کرنے
کی کوشش کرنے لگی۔ اپنی ہم مرکب رُک کی گردن میں ہاتھ دال کر بیٹھ
گئی اور جھوہم جھوہم کر ایک گیت گاتے ہوئے میخ میں ملٹن کرنے کا
بیس دیکھی خواتین اُسے سر پر بھالیں گی۔

قدری فخر یہ کہا کرتی تھی کہ وہ سندھستان کی باشندہ ہے کیونکہ
سیل بیس پر بھالیں گی تھی۔ وہ صرف اردو بولتی ہی نہیں تھی بلکہ ملٹھ پر جو
بھی سکتی تھی اور زیادہ تراڑ دوں کرتا ہے اس کے زیر مطاعت عربی تھی
میخ۔ بڑی خوش مراجع اور زندہ دل تھی۔ زندہ دل نہیں تو ہوتا تھا۔

سرکل ناٹ کلب کے میخ کے سے میخ کے سے محبوس اُس دل سے اُسے "عشق"۔
کیوں کہ ہجاتا ہے اسی میخ کی بھائی کہا جاتے ہے؟ میخ اس سے
دن بعد اُس سے پوچھ دیجی۔ اپنے دل میخ کا خود رہا۔ میخ اس دل سے
سوال پر بھالیں گی تھا اور قدری نے دھنعت کی تھی کہ وہ بھوک
لظاہر سے گھوڑا کرتا ہے۔ میخ بکلا نے ملٹھا اور گلڑا کر صفائی
پیش کی تھی۔ اس پر قدری نے بڑے ہو مانی انداز میں کہا تھا کہ وہ

اُسے سبھت اچھا لگتا ہے سارے بھوک میخیں ملٹھیں سے ملاقات ہو گئیں جو
دن بعد اُس سے پوچھ دیجی کہ آخروہ چاہتا ہے؟ میخ اس سے
سوال پر بھالیں گی تھا اور قدری نے دھنعت کی تھی کہ وہ بھوک
لظاہر سے گھوڑا کرتا ہے۔ میخ بکلا نے ملٹھا اور گلڑا کر صفائی
پیش کی تھی۔ اس پر ق

فریزی نے اس سے کوئی بات نہیں۔

انچارج کی آمد پر وہ اُسے الگ لے آیا۔ حمید بھی ساحر تھا۔

"وہ لا ملکی ہی مقام پر رہا ہے جناب" انچارج نے فریزی سے کہا۔ "مہل اچھا۔" فریزی کچھ سوچتا ہوا بولا۔ آپ اس کا پتا نہ کر کے میک چار بجے سیح چور ڈیکھیے گا۔ بکر پتالجی بھی نہ کردا تھیے:

انچارج کے چلے جائے پر فریزی نے فرن پر کسی کے نیز قائل کیے اور ماڑھ پیسیں میں بولا۔ مکون ہے؟ بھول۔ اچھا دیکھو: تین سترہ کو جلا کر فرن پر بھجو۔ وہ خاموش ہو کر خلائیں مکھر تارہ پر پھر ایک آدمی کو رہایا جائے کا دھنسیں اس پر لٹک جائیں ہے: ایک آدمی کو رہایا جائے کا دھنسیں اس پر لٹک جائیں ہے:

رسیور کریل میں رکھ کر وہ حمید کی طرف ملا۔

دیکھا تھا ہے؟" حمید نے آہت سے پوچھا۔

"آدمی جو حوالات میں ہے، شیلا کی گاڑی میں بیٹھا ہے۔" اس کا کہنا ہے کہ کس نے اُسے دس روپے دے کر گاڑی کی بلا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ کس نے اُسے دو گھنٹے کے بعد

تیجورہ کتنی دیر بجد کرایا۔"

"تیجور سے چار گھنٹے گزر جانے کے بعد فریزی کچھ سوچتا ہوا بولا۔" یہی کبھی گیا تھا کہ وہ دو گھنٹے کے بعد واپس آجائے گا:

فریزی کچھ نہ بولا۔

حمدہ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا ہوا بچھو بولا۔ گاڑی چھوڑنے کی تھیں، درڑا تھی کی روشنی ملی کوئی حد تک روشن رکھتی۔ اس تاریک گلی کی ایک تاریک عمارت کے برابر میں دو آدمی گھر سوچ کر رہے تھے۔

فریزی کچھ نہ بولا۔

"جیک پور والوں سے نہیں ملا۔" حمید تھوڑی دیر بعد بولا۔ پھر ٹھنڈی سافنی کے کمرکاریاں کیے گئیں۔

"والدین کے شوق کی چیزیں ہیں،" فریزی نے بھی ٹھنڈی

سافنی۔

"ارسے ارسے" حمید جلدی سے بولا۔ "وہ چھوڑنا کیجیے۔

اپ صرفت ہاں کر دیجیے، والدین میں مہیا کر دوں گا۔ چکلی بجاتے:

"آڑا،" فریزی ذرا دے کی طرف ملا تا ہوا بولا۔

"آپ خامخواہ پور سوتے پھر رہے ہیں،" حمید نے کہا۔

"کیوں؟"

"یہ شیلا الجیو سٹی میں خاصی شہرت رکھتی ہے۔ نئے نیکے سے خوش ہے۔ کاشی کوڈا اسے بھی صورت کے گھاث اتار سکتا" "یہ کہہ چھٹے ماہ عاشق بھی بدل دیتی ہے۔ شہری سے کسی کے ساتھ کہیں مل دی ہوگی۔ گاڑی سیماں چھوڑ دکر" "کار کی عاتیت ہے کہ کچھ راستوں پر کافی سافت طیکن وہ آج بھی نہ ملے۔ آج بھی دوسروں کے لیے مصیبتوں کو محکی ہے۔"

"جناب وہ ہمارے گھنکے کے پر منتظر کی ہیں ہے کچھ کی کے پہاڑ کھڑے کرتا رہتا ہے۔" "مجھے بھی دیکھ دیجیے کا سرکار" پھر وہ کیدی اسٹارٹ کرتے وقت بولا تھا۔ "ہاں یہ مکن ہے کہ اس نے پہیں کو قلندر اسے پر ڈالنے کی کوشش کر دی ایسی بڑی تکمیل ہے۔"

"چھرا ایک آدمی برابر میں اسی میں اڑکر کچھ دوڑ چلتے کے بعد انہیں چھیرے میں گلہ ہو گی۔ دوسرا اب بھی دیکھ رہا تھا۔ اندرا داخل ہو کر دوسرے دروازے کی طرف بڑا چھڑا ہوا تھا۔ اندر داخل ہو کر دروازے کی چھینی چڑھادی۔ یہ کرا تاریک تھا۔ وہ آگے چڑھا اور دوسرے دروازوں سے گزرتا ہوا ایک بہت بڑے اور بچھی لارج ٹوکوں تو کوئی تھے، لیکن صرف اسی بڑلی میں بدبکا لگایا تھا۔ بعیسی دوسرے روشنی سے غوروم ہی رہتے تھے لیکن آج تو وہ بھی روشن تھیں تھا۔ پہنچنیں فیوز ہو گیا تھا یا دون کو شریر بچھوں نے پھر اڑ کر کے توکوں سے بیڑتھے۔ میسے کی یہ آدمی ہال میں فاصل ہوا۔ آخوند نے پا تھوڑک لیے اور انہیں چھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگے۔ یہ سرکھیر سکن سیاہ پوش تھا اور جیسے کہ پھر بھاگتے تھے۔ کچھ در پیٹے تو بچھنے والی بجنبھناہٹ سے مشابہہ آذا گویا فنا میں خیلیں ہو رکھوں کی آنکھوں میں جاسوئی۔

"یہ آپ کس بنا پر کہہ رہے ہیں؟" اس پوری لگلی میں ایک ہی ایکڑا پول روشن رہتا تھا۔

نیوں تو کوئی تھے، لیکن صرف اسی بڑلی میں بدبکا لگایا تھا۔ دوسرے روشنی سے غوروم ہی رہتے تھے لیکن آج تو وہ بھی روشن تھیں تھا۔ پہنچنیں فیوز ہو گیا تھا یا دون کو شریر بچھوں نے پھر اڑ کر کے اسے توڑی دیا تھا۔ پوری لگلی تاریک پڑی تھی، جو گنگرات کا پھر پسختا اس پیٹے مغارتوں کی گھر کیاں بھی انہیں چھیرے میں ڈوبی ہوئی تھیں، درڑا تھی کی روشنی ملی کوئی حد تک روشن رکھتی۔ اس تاریک گلی کی ایک تاریک عمارت کے برابر میں دو آدمی گھسر پھر رہے تھے۔

"ہنڑی" اس کی پڑھ قارئ اور نہ سنا تھے کہ اس نے بھروسہ کیا۔

ایک آدمی ایک میز سے ہٹک کر اس کے قریب آیا اور سرمهدہ کھڑا ہو گیا۔ یہ ایک قد آوار اور ادھیر غر کا آدمی تھا۔ پیشانی اور گاؤں پر زخمیوں کے گھر سے نشانات حصہ اور آنکھوں سے درندگی پڑتی تھی۔

"میکارا؟" فریزی پوش نے پوچھا۔

"سب میکے سے سرکار۔ آپ لڑکیوں نے جائیں۔ تین ہیٹھوں میں ہوں گے۔" اس کی سچھی اپنے کاریئور میں چل رہا تھا۔ سیماں کنیلہ بیس کی دھم سی روشنی پھیل ہوئی تھی۔

کاریئور کے اختام پر پہنچ کر اس نے دیوار سے لگے ہوئے سوچ بچوں کا نسلک رکھ دی۔ ہلکی سی گھر کھڑا بہت کاریئور میں گئی تھی فریل کا ایک بڑا سالی پہنچا چھوڑ رہا تھا۔ پھر دوسرے پر لٹے ہیں اس کی چھوڑی بھری جگہ ایک روشن فلاڈیں تبدیل ہو گئی۔ غائب کسی تھہر خانے کا راستہ تھا۔ فریزی نے داہنیا پر خلا دیکھا تھا۔

فریبی تھرڑی دینک کپہ سرچارا پھر بولا۔ ” جنک پورے
لیے اگلاموڑے ہے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی ایسا آدمی جو پہنچے بھی
ادھر سے نہ گزرا ہوا کسی راستے کر جک پورہ الامور کچھ ہے۔ ”
” مگر یہ سوڑا کب ہے؟ حیدر بڑا بڑا یا۔ ” یہیں نے توادھر دیمان
بھی نہیں دیا تھا۔ یہ راستہ سامنے سے نظریں نہیں آتا۔ نہیں وہ امور
دیکھنی ہے۔ ”

” مجھے کیسے نظر آگیا؟ فریبی مکرا یا۔ ”

” آپ کو تو وہ چیزیں بھی نظر آجاتی ہیں جن کا برے سے نہ چلا
ہی نہیں ہوتا۔ ” حیدر جعل کر بولا۔ کیونکہ ملے میں پہنچے سے زیادہ شرودی
فسوس ہو رہی تھی۔

سُورج طلوع ہو چکا تھا کہ ذلیل مدت نہیں محسوس ہو رہی

تھی۔ اس بار تو مدد یون کالیہ عالم تھا کہ یہ بھی نکلا تھا کہ اپنا تھرڑی شرید۔

فریبی کچھ نہ بولا۔ تھرڑی دینک دیکھتا۔ ” پھر کیہی کی کل طرف

دریافت شدہ راستے پر ڈرڈور تک دیکھتا۔ ” پھر کیہی کی طرف
تھرڑا بڑا بولا۔ ” جلوائی ادھر سے جنک پورہ پہنچنے کی کوشش کریں۔ ”

” خواہ یہ راست جنمیں ہی کی دلت کیوں نہ ہے جانے یا جیسے اسی
کے نجیے میں جلد پورا کرنے کی کوشش کی۔ ”

وہ پھر کیہی میں آپنے اور گاڑی سوڑدی گئی۔ اب وہ اسی
تک ہے راستے پر آبستہ چل رہی تھی۔

” یہاں تر دھول بی دھول ہے۔ اگر ہیں گاڑی پیش گئی تو
دھکا بھی آپ ہیں گھٹائیں گے سمجھے جناب! ” حیدر نے کہا۔

راستہ اتنا لگا تھا کہ داپسی کے لیے گاڑی سوڑتے کا سوال
میں نہیں پیدا ہو سکتا کچھ دیر خاصوں سوڑ کر حیدر بولا۔ ” تاشتے کی
کیا مشہری؟ ”

” وہی میں باسٹت خود بھلی۔ شریعت نے کچھ رکھا تھا۔ ”

” الحمد للہ! ”
راستہ تھا یا شیطان کی آنت۔ یہ کسی طرح ختم ہوتے کا نام اسی
نہیں تھا۔

” یہ کس میبیت میں آپنے؟ ” حیدر جعل کر بولا۔ ” یہاں تو
داپسی کے لیے گاڑی بھی نہیں سوڑدی جاسکتی۔ ”

” تذکرہ کرو! ” فریبی نے کہا۔ ” کون رونے والا بیٹھا ہے؟ ” ” حیدر
جل کر بولا۔ ”

” ارے وادھری بی! ” فریبی بہس پڑا۔ ” پھر سمجھیں گے بولا۔ ”

” یہاں اپنے شادی کریں ڈالو۔ درد غورت کا بہر وقت تھرڑ خود
کا گھر قید رہتا ہے اور شوہر کا گھر ایسا تید خانہ جو صرف حاصل امیں
قیدیوں کے لیے مخصوص ہے۔ ”

” میں نہیں سمجھ سکی تھاری باتیں! ”
” نہیں دیکھاں کی باتیں ہیں۔ کل سے تھارا ایک طویل بھری خر

اے کامکھ تھا سے کیا سوڑ کاری صاحبزادی نے سوچا کیں تو جا
ری بھل کر ایک کاری صحیح سلامت ایام بانیاں بیخچ جائے۔ ”
” بھری یہ فریبی نے طویل سانس لی پھر جنبدھے خاموش رہ کر
کرکنے اعنوانہ اسے فرار کا کیس بنایا کہنے پڑا۔ ” اب بھی صاعداً پڑا سرے سپلو سے بھی نظر ہاڑا کیا ممکن نہیں
فضل ہے۔ فضول ہے: ” حیدر اس طرح بڑا یا یہ سے خود
تو پھر۔ ”

” غوش فہمی ہے آپ کی خنزیر میشلا۔ وہ کچھ کی سوت مار دیا
لکھی کہیں گے: ” ” یہ کھلا ہجھا اعنوانہ کا کیس بے ابر خوردار۔ تم اس میں کو
کیوں فراموش کر جائے ہو؟ ”

” وہ اسے اعنوانہ کا کیس بھی بنائے کے لیے کار میں ڈالا گی جاتا
حیدر نے کچھ سوتھے ہوئے کہا۔ ” ” جتنا کے لیے کہ اسے دردستی
کار سے اس تاریکی کمش بھٹکی اور زیر دستی کرنے والے کے اور کوئت
پر پورا اترول گا؟ ”

” ششت آپ؟ ”
تعاب پوش نے تھقہہ لگایا اور دیوار کے قریب مبارکہ
عاشق بدل دی تھی جیسے آپ پا جا رہے ہیں: ”

” اسی روا کیاں کسی کے ساتھ فرار ہے کی تھمت نہیں گواہ رکھتے
فریبی نے کہا اور بامیں باختیں لائز مقام کر لجھا بھگا سکار سلکانے لگا۔

پھر تھرڑی دیر بعد شیلا کی گایاں اندھرے میں گر بخنے لگیں۔

” کام نے سیدا ہوتے وقت اپنی ماں سے یہ سوال کیا تھا
کہ آخر تم کیوں پیدا ہو رہی ہیں؟ ”

” لڑکی خلاہوڑت کاٹ ہو رہی گی لیکن اس کی انکھیں اپ بھی
شمعے بر ساری تھیں۔ ”

” بس! ” نقاب پوش ماتحت احکام کر بولا۔ ” مجھے جو کچھ کہنا تھا
کہہ چکا۔ اس کے خلاف کرو! تو خود بھلتو گی۔ ”

” سوچے جائیں! ” حیدر نے کہا اور پاپی میں تباہ کو بھرنے لگا۔

تھرڑی دیر بعد جب زبان میں کچھ ہوئے تھے تو پھر بولا۔ ” اچھا صرف
ایک بات بتا دیجیے! ”

” ایکو! ”
” شیلا محمد سرافسانی کے پرہنڈہ نہ کیتی ہے تا! ”

” بکے جاؤ! ”
” باب کے جرا غم اس میں بھی موجود ہوں گے مطلب یہ کہ

” مرتا اور دہاں کی دلیار والائیں میں دیکار راستہ دوبارہ مسود کر دیا۔ ”

” اب وہ اس سبھی کی طرف مرتا جس پر ایک لڑکی پڑی سوڑی ہوئی۔ ”

” آہت آگے بڑھ کر اس کے یازد پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور ہوئے چکش
دی۔ ” رکا بہ کھلاس مٹھی بھی سی شیلا تھی۔ ”

” تم اخیر ہو کوئن؟ ” ” غصیل آواز میں غزاں! ”

” تھارا یا عاشی؟ ” نقاب پوش نے یہیں پر ہاتھ رکھ کر کسی

کا گھر قید رہتا ہے تھا اسے اور شوہر کا گھر ایسا تید خانہ جو صرف حاصل امیں
قیدیوں کے لیے مخصوص ہے۔ ”

” میں نہیں سمجھ سکی تھاری باتیں! ” ” نہیں دیکھاں کی باتیں ہیں کہہ گئی
” ” نہیں دیکھاں کی باتیں ہیں۔ کل سے تھارا ایک طویل بھری خر

” ہم نہیں جائیں گی یہ تینوں وجہ پریں۔ ”

” متم جادا ڈل ابھی لا کریو۔ تم ایک بھری سفر کو گی خاموشی سے۔ ”

” ہم تھیں گرفار کر دیں گی یہ ایک جنگلا کر جی یہیں
اکس کی آواز کی جو بخ ختم ہوتے سے پہنچے ہی ایک بھاری بھر کو قہقهہ
بھی شروع ہو گیا، جو کافی دیر تک ہتر خانے کی محدود دفعت میں
گزرا جاتا۔ ”

” تم ار جیاڑ پر یا یہاں سے چاہتے کے راستے میں
کسی قسم کی بھی حرکت کرنے کی کوشش کرو! لیکن تا معلوم گولی تھا
جس کو حچید کر کر دے گی خواہ تم کسی بھری پرہیز سرک ہی سے کہوں
نہ گزرا رہی ہے۔ ”

” کیوں۔ آخر کیوں؟ ”

” کیا تم نے سیدا ہوتے وقت اپنی ماں سے یہ سوال کیا تھا
کہ آخر تم کیوں پیدا ہو رہی ہیں؟ ”

” لڑکی خلاہوڑت کاٹ ہو رہی گی لیکن اس کی انکھیں اپ بھی
شمعے بر ساری تھیں۔ ”

” بس! ” نقاب پوش ماتحت احکام کر بولا۔ ” مجھے جو کچھ کہنا تھا
کہہ چکا۔ اس کے خلاف کرو! تو خود بھلتو گی۔ ”

” آگے بڑھ کر اس نے سامنے والی دیوار کے ایک کش برخی
پر منگلی سکی۔ ” ” قریب کم کی ایک سل اوپر سرک گئی۔ ” ” دوسرا طرف
ہے کہا راستہ تھا۔ ”

” ” بس! ” ” نقاب پوش ماتحت احکام کر بولا۔ ” ” مجھے جو کچھ کہنا تھا
کہہ چکا۔ اس کے خلاف کرو! تو خود بھلتو گی۔ ”

” ” سوچے جائیں! ” ” حیدر نے کہا اور پاپی میں تباہ کو بھرنے لگا۔

” ” تھرڑی دیر بعد جب زبان میں کچھ ہوئے تھے تو پھر بولا۔ ” ” اچھا صرف
ایک بات بتا دیجیے! ”

” ” ایکو! ” ” شیلا محمد سرافسانی کے پرہنڈہ نہ کیتی ہے تا! ” ”

” ” بکے جاؤ! ” ” باب کے جرا غم اس میں بھی موجود ہوں گے مطلب یہ کہ

” ” مرتا اور دہاں کی دلیار والائیں میں دیکار راستہ دوبارہ مسود کر دیا۔ ” ”

” ” آہت آگے بڑھ کر اس کے یازد پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور ہوئے چکش
دی۔ ” ” رکا بہ کھلاس مٹھی بھی سی شیلا تھی۔ ” ”

” ” تھارا یا عاشی؟ ” ” غصیل آواز میں غزاں! ” ”

مرٹک پر تباہل بیا ذگی:

شیلا کچھ بھی نہ بول۔ تھوڑی دیر تک خاموشی رہی۔ پھر قیاب پوش
نے کہا۔ ابھی نہیں۔ کچھ دن گزر نے پتھیں اس پہنچاہ لذت کا اندازہ
بڑا کام۔ تم سوچوں اور حکمتوں مختلط ہوتے رہوں۔ نیس نے تم پر احسان
کیا ہے تھر مرشیا:

"جاؤ پھر جاؤ۔" شیلا نے بُرت کہا۔

نقاب پوش بننے لگا۔

"اب مجھے ذرا اپنی طاقت کا اندازہ کیجی سکتا ہے۔" اتفاقاً ہے
سوق عجی با تھا۔ اگر دیکھوں گا کہ یہ فریبی صاحب نہ کرنے پا نیں یہ
تعریف تو بہت من رکھی ہے۔
"وہ نتھیں جنم میں پہنچا دے گا۔" شیلا سرما تھا کہ کسی زخمی
بل کی طرح غرائی۔

"خوش بھی ہے آپ کی محترم شیلا!" نقاب پوش بیش کرولا۔
"دیے آپ نے تو اس پر میں جال پھیلنے کی کوشش مزدود کر دی۔ ہر
گی کیونکہ آپ کے پا پا ہاما بخت بھی ہے۔ سہل الحسول! یہاں خالبے
بنا جیلا جوان ہے؟"

"بکراں بند کرو۔ میں ان کا بے حد احترام کر لیں گے۔" بیش
ایک چھوٹی بہن کی نظر سے دیکھا ہے۔ نتھیں:
"تو بھر سار جنت گھید کے سبقتے مزدود پڑھی ہے۔ وہ کافی دل
پھینک مشہور ہے۔"

"اس سے آج تک بات کرنے کا بھی اتفاق نہیں ہوا۔
"غیریں کیسا لگا تم کو۔" اتفاق نہ کرو۔ بہت خوب مسحورت آدمی
بھروس۔ اگر مسحورت دیکھو تو تم مجھے نتھیں ہے کہ جاری دوستی میں
مزید ایک ماہ کی تو سچھ بھو جائے گی:

"چھے جاؤ۔" بیان سے:

نقاب پوش چھوٹنے لگا۔ تھپر کچھ دیر بعد وہاں گئی خاموشی
چھا گئی۔ شیلا اب بھی اونڈھی پڑی ہوئی تھی۔

نقاب پوش بہتر رام نرسی ہیں دراز تھا۔
و فتنہ بزرگ آواز سے کرما گزخ امتحا۔

"اچھا۔" نقاب پوش احتساب ہوا بیباہ تم سوچا و مرات
کو بھر ملاقات ہو گئی۔

ذکر بگذر زیادہ دو رنسیں تھا۔ دہاں ایک بُرڈ سے

129

"اتھن جلدی یہ بینے تو پوچھ رہتے دو درج تھماری زندگی کی بنیں
کا۔" ٹرپ خالی جائے گا۔

مشہش آپ۔

"اس بار ایک عالم دلتہ تھماری زندگی میں چکس آیا ہے۔"
میں یہاں قید نہیں۔ ہلکتی ہے کہ کھڑی ہو کر سہر بیانی انداز
میں چھی:

"پورے ایک ماہ محترم شیلا۔ اس سے پہلے بہن نہیں:

"میں تھیں جان سے مار دھر لی۔" شیلا اس کی طرف پیشی:

نقاب پوش نے اپنے کر اس کے دو نوں باخود کیڑا لیے اور وہ مھمل دھپل
کر اس کے چہرے پر اپنا سرد سے مارنے کی کوشش کرنے لگی۔ لایں تو
چل بھی رہی تھیں۔ اس چہرہ و جہنڈ میں اس کی حالت مخفک فیغ ہو گئی تھی۔
چیخ چیخ کر اپنے چھپل کو گود رہی تھی۔ رفتار وہ اسے سہری کی طرف
دھکیں گے کیا اور پھر اس زور کا دھکا دیا کروہ؟ چھپل کر سہری پر جا
پڑی۔ لیکن اس نے دوبارہ اس تھیں کی کوشش نہیں کی بلکہ بازوؤں میں
گزخ چھپا تھے ہرگز نے پھرست پھرست کر دئے گئے۔ وہ رور بھی اور
نقاب پوش تھیں کیا رہا تھا۔

"رچھے بیش یاد آ رہا ہے محترم شیلا جس نے رو رور کر تھیں
کے جنسی رشتہ نہیں رہا۔ تم نے... لیکن تم نے سور کے پتھے بھجو سے
میرا ب کچھ چھین یا۔ وہ میرے ماشین نہیں۔ مرت دوست ہوتے ہیں
کچھل رات جو کچھ سرو اسے بھی ایڈ و پھر بھی کچھ نہ۔ اتنی اہست
کیروں دیتی ہو اسے تم ترا یاک بہت بن آزاد خال گھرانے کی فروہی
عست وست سب دھکلو سے ہیں۔ جیسا اور خوش رہ کر جیو۔..."

ساری خدا بیشات پوری کر دا لوک عالم دوبارہ فیضت:

"میں اتم اپنی بہن کے متعلق بھی بھی سچھ گو گے؟"

"کیوں نہیں۔ کیوں نہیں۔ آج کل میری بہن ایک فرانسیسی سوتور
سے انجام نے کر رہی ہے:

سب تھرم۔ ذیل ۰۰۰:

نقاب پوش آرام لڑکی میں نیم دراز بھگی۔ وقت تیزی سے ٹوڑر

رہا تھا۔ شیلا کی بھکپیاں اب آہے۔ آہستہ سکیوں میں تبدیل ہوتی جا

رہی تھیں۔ پھر کچھ دیر بعد وہ بالکل ہی خاموش ہو گئی۔ لیکن اب بھی اونڈھی

چھپن بھرپوئی تھی اور پھرہ بازوؤں میں چھپا ہوا تھا۔

"چھی۔" نقاب پوش بولا۔ "تم ایک الٹا امودر ان رہا کی ہو۔

او ساچھ و پھر کر رسایا گی، اس پھریشن سے تو تھیں کافی مختلط ہو جانا پایا ہے

تھا۔ دیے یہیں تو کافی مختلط ہو گئی ہوں۔ بڑی بخت اور رات تھی جب

تم اتفاقاً باخوچ لگی تھیں۔ سوچا جبھی نہیں جا سکتا تھا کہ تم اس سُنمان

اکی طرح پیر ٹھکا نے سہری پر بھی رہی۔ لقاب پوش سامنے آزم

کریں پر پڑا اسی کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ اس کا چھپرہ پیشانی سے

مشریعی تھک سیاہ فنا تھا۔ مرت آنکھیں نظر آرہیں

جیس نیکن تھا پر کیا نہیں کی کہ وہ انکھوں سے بھی نہیں ہجا

جا سکتا تھا۔ شیلا بھی سوچ رہی تھی۔ اگر ان دونوں سو راغوں سے

جنہوں بھی نظر آسکتی ترشایہ وہ اسے سچھانے کی کوشش کرتی۔ اسے

یقین تھا کہ نقاب پوش نہ صرف آغاز بدل کر پوتا ہے بلکہ اپنے بعن

خصوص بھجوں کو بکار رہے کی کوشش کرتا ہے۔

"تم کیا سوچ رہی ہو محترم شیلا؟" نقاب پوش نے پوچھا۔

"بھی کو تم پے حد کیسے آدمی ہو۔"

"ایڈ و پھر س کھو۔ کمینہ موزوں لفڑا نہیں ہے۔" دیے اگر کسی

شریعت رہا کی نے کہا بہت توسیع پاٹیک ہیں کہہ رہی ہو گی؟"

"تھیں بھی کوں ساکینہ پن نظر آتا ہے؟"

"ہر رہ ماشین بدل لینا شریفوں کا شہر تو نہیں۔"

"ماشین پیشلا کے ہوڑتوں پر نظریہ سی مسکراہت نظر آئی پھر

اُس نے کہا۔" لوگ میرے متعلق غلط فہمی میں بتلائیں۔ میرا ج ہک کسی

کے جنسی رشتہ نہیں رہا۔ تم نے... لیکن تم نے سور کے پتھے بھجو سے

میرا ب کچھ چھین یا۔ وہ میرے ماشین نہیں۔ مرت دوست ہوتے ہیں

"پچھلی رات جو کچھ سرو اسے بھی ایڈ و پھر بھی کچھ نہ۔ اتنی اہست

کیروں دیتی ہو اسے تم ترا یاک بہت بن آزاد خال گھرانے کی فروہی

عست وست سب دھکلو سے ہیں۔ جیسا اور خوش رہ کر جیو۔..."

ساری خدا بیشات پوری کر دا لوک عالم دوبارہ فیضت:

"میں اتم اپنی بہن کے متعلق بھی بھی سچھ گو گے؟"

"کیوں نہیں۔ کیوں نہیں۔ آج کل میری بہن ایک فرانسیسی سوتور
سے انجام نے کر رہی ہے:

نقاب پوش نے قبیلہ لکا یا۔ دریاک بہتار بائس پر بولا۔" محترم

شیلا۔ محترم شیلا۔ ان دونوں پر کیا گزر دی جو گی، جرا یاک ما بعد تھماری

درستی سے نہ رہم ہر جاتے ہیں۔ دیکھو کوئی مرد کسی رہا کی سے بنتے و تنت

بھی وہیں میں رکھتا ہے کہ... پر شرست قام کرنے کے سلے میں یہ پہلا

قدم ہے:

"اگر وہ اتنی مخلط بات سوچتے تھے تو اس میں رہا کیا کیا تصور؟

"مجھے ان لوگوں پر حرم آتا ہے۔ جو آج بھی بھارے سے یہے

میں نہیں آ جس بھر سے ہوں گے:

"بکراں بند کرو۔ نکارو مجھے اس تہذیث سے... میرا ج ہک

تھیں بھی عورت بن کر رکھ دے گا۔ دیے بہتے تو گئے ہو عورت ہی ہی
کے انداز میں یہ۔" حمید نے جو اس مسئلہ بنایا تھا کچھ بولنا نہیں۔ فریبی نے پھر شیلا

کی بات چھڑ دی۔ " تو کیا وہ فاٹھ تھی؟"

"میں صرف شیلا کے بارے میں کہہ رہی ہوں۔" حمید نے تھی بھی کہہ رکھیں

کی فحاشی آہٹ کہلا تھی اس کا۔ سچھ جمع آثارہ تھی یا نہیں

یکن ہر ماہ ایک نیا رہا کا اس کے ساتھ دیکھا جاتا تھا:

"کیا اسے بہتائی کی بھی پر ماہنہ ہوئی تھی؟"

"بہتائی۔ ارے اسے اپنے پر ماہنہ تھے۔" حمید نے تھی بھی کہہ رکھیں

خدا کا جعل آہٹ کے بعد وہ ایک بچہ ترکا پر پہنچ گئے۔

کبھی روک کر فریبی سچھے آتا۔ ڈیش بردا سے دو رہیں نکالی اور

چاروں طرف کا جاڑہ یہ نہیں گا۔

حمدیں کاری سے نہیں اس تھا۔ اس کی آنکھوں میں جھلکت

فریبی کچھ دیر بعد بھر گاڑی کی طرف والپا آیا اور باہر، اسی

کوڑے کوڑے بولنا۔" میرا خیال ہے یہ دیہی مڑک بے جنم تھا جاتی کے

پہلے چورا ہے سے فیری آباد کی طرف جاتی ہے:

"وہ نہیں بیرا خیال ہے کہ فیری آباد سے تار جام کے پہلے

چورا ہے کی طرف آتی ہے جو حمید نے اس کے بھیے میں نقل اٹاری۔

"کا نے کیوں چورا ہے ہو؟" فریبی مسکرا یا۔

"تفقیش کا یہ انداز میری کچھ سے باہر ہے بناب والاتہ

"تھماری آنکھوں تو نہیں کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ملکتے

فریاد۔ آگے نالباداں بکلا ملے کاچھ دیر بھریں گے:

"اللہ تیرا شکر ہے۔" حمید نے میشندی سانسی۔

شیلا کی پلکیں نہیں سے بوجھل بے جنم سے پھریں۔

اور وہ بار بار اپنے خشک بہنزوں پر زبان پھریتے تھیں تھیں بیکیں وہ

لیکن یہ مزدوری نہیں کرہے را یا باعث بھajan کی رہا۔ ہر اسیت
کا کہل دوسرا آدمی ہو سکتا ہے۔ اسیت ہی کی کوئی کاروائی استعمال
کر رہا تھا۔
”ممکن ہے لیکن دوسرا اس کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔ اس سے یہ
اعغا۔ سوچنا پڑے کامیابی۔ فریبی نے طویل سانس سے کر کھا۔
”مکیوں نہ ہم یونیورسٹی سے شروع کریں؟“ حسید بولا۔
”میں بھی سوچ رہا ہو۔ یہاں بل لگا ہو۔ صحیح راہ پر لگادیتے ہیں میں کش
دل جعل عاشق ہی رہا ہو۔ یہاں بل لگا ہو۔ صحیح راہ پر لگادیتے ہیں میں کش
کی پرو اور اس کے بعد زبردستی پر اتر آتا ہو کیونکہ دہم بھی تو نظر انداز
نہیں کیا جاسکتا۔“
حسید کچھ بولا۔ کہیے کچھ ترک پر فرائیتے پھر تری رہی۔ حسید وہ بخوبی
لگا تھا۔ کچھ دوڑ پل کر فریبی نے گاڑی پھر ایک پکتے راستے پر سورہ
دی اور حبیر تیڈ اس وقت چونکا تھا صاحب کیڈی ایک دیکھ کے
ساق ترک کی تھی۔ فریبی دوڑ کھول کر اتر رہا تھا۔ پھر اس نے
ہے سرکنڈ دل کی جزوں میں پہنچے ہوئے سرخ رنگ کے ایک روپ
کو سمجھا تھا جو دیکھ رکھا۔
حسید بھی پچھے اتر آیا۔

شیلا آرام گرسی میں ٹیم دراز تھی جنم پا بھی ٹک دی شکستہ
باس موجو دھنا۔ بڑی تھنکن محروس کر رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا
نہیں غرض سے بھیاری ہو۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس مقابلے
سے کس طرح نجات ملے گی۔ وہ ایک تفریج پسند ٹکل تھی۔ روز نہ
خنے درست بننے کی فراہش سن۔ تھی تھی یہ سکھتی کہ جس
کی سے ایسے تسلیت قائم ہیں برنسے نہیں۔ اس نے ذہن پر
ناکھن زر دالا ہیں۔ تلازہ ذکر کی کہی نقاپ پوش کرن بھکرتا ہے
ویسے اسے سرفیسڈ بیکین میں اور دارانہ بدل کر گفتگو کرتا ہے۔ وہ غبی
اکثر سوچتی ہو سکتی ہے کہ دوسرا اس کا کون ایسا درست ہیں ہو جس سے
اس سے میز زر ری توقعات والی کر سکی ہوں اور ناکافی کی صورت
تے اسی حرکت کر دیتا ہو۔ وہ اس وقت بھی سوچ رہی تھی۔
ذستا دراز سے کے سر کنکن کی آواز آئی۔ وہ جو نہ رہی۔ نقاپ پڑ
اندر دفل بہرہا قتا اور اس کے ہاتھوں پر ایک بے ہوش خودت
سمتی چھے اس نے سببی پر ڈال دیا۔ یہ عورت نہیں بلکہ ایک نر فیز
راکی تھی۔ معصوم سکورت۔ بے ہوشی میں ایسی ٹاگ رہی تھی جیسے
بھی تھا۔ کر گہری نیشن سوگنی ہو۔ مردانی اور نیچپن گلے بل رہے تھے
اس کے خدوخال میں دو نہیں کی الوداعی ملاقات تھے۔

چچہ ہوتا ہے۔
”تر پانچ سال سے اسے کسی نے دیکھا ہی نہیں؟“
”یہی ستا ہے۔“
”تب تو؟“
فریبی کچھ بولا۔ وہ سگار دانتوں میں دبائے کھڑکی سے
باہر دیکھ رہا تھا۔
”تو کیا اب زیادا اسیت؟“ حسید نے دوبارہ دیکھ رہے
ہوئے پوچھا۔
”میز زر کی نہیں ہے تھا۔ فریبی نے کہا اور پھر باہر دیکھنے کھا۔۔۔
”بلا۔“ آفہ۔
وہ باہر آئے چکر کیدار کا کھلتا دروازہ۔
فریبی کی نے اندر سے اپنا اور کوٹ نکال کر اسے دیتے
ہوئے کہا۔ ”سردیاں اجھی لگریں گی۔“
”یہاں کوٹ دیکھ کر وہ سمجھنے لگا۔ فریبی استقباہ میں امازیں
اُس کی ہلفت دیکھ رہا تھا۔ مخصر ری در پیغمبر اس نے کہا۔ ”جی دشایہ
خربیا اسیت کی گاڑی تھی؟“
”زیادا اسیت۔“ فریبی نے طویل سانس لی۔ بغور اسکی
آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر پوچھا۔ ”کوئی عالم پیچاں ہے۔“
چکر کیدار دل کھول کر دعا نہیں دے رہا تھا۔
وہ پھر حل پڑے۔
”تو پھر اب کیا براہ راست ہے؟“ حسید نے پوچھا۔
”لو بے لگ جائیں گے۔“ فریبی کچھ سرپتا ہو گا بولا۔
”میں مطلب ہے۔“
”سرکار دولت مدار کے فرزندان دانشیں۔ سوپر کور پورٹ
دینی پڑے گی۔ اگر افسیش طور پر کچھ ہدایات میں ترا جاتھ بھاجان
سے بھی ملنے کی کوشش کریں گے۔“
”اگر سرپر صاحب دیکھنے پڑے تو؟“
”وہ جایاں۔“
”وہی بیٹی پر دالی سے ہات کر رہے ہیں آپ۔“
”تمہیں سریا اسیت والی بات یاد ہے نا۔ والٹریتے مفلت
کر جیسا تھا۔ کیس سیمی بخون تھی۔ ہمارے ماڑیں اسکی صورت بھی ہاتھ
لئتے رہ گئے تھے۔“
”بے تو کچھ یو نہیں۔“
”بس پھر ختم کرو۔“

چکر کیدار نے ان کا خیر مقدم کیا اور بولا۔ ”صاحب ہیں پائے کے علاوہ
اوہ کچھ نہ جیتا کر سکوں گا۔ وہ بھی دبے کے دودھ کی ہو گی۔“
”یار گاڑی سے تمہرے دو۔“ حسید نے بڑا سامنہ بن کر کہا اور
چکر کیدار بھی بھی اگر تباہ تھے ہٹ گیا۔
وہ دو تین گھنٹے بڑی بھری تھیں۔ فریبی اب بھی کسی سوچ میں
گزر گئے۔ اس نے نیا سکار فکل کراس کا ایک سرچ پھری اور دانتوں میں
بیکھنے لگا۔
حسید کہے کہ جائز ہے سماحتا پھر وہ پلٹک پر دھیر کر کاٹ گئے
کاراڈھ کریں رہا تھا کہ فریبی بولا۔ ”ہر سکنے ہے کہ بُر حاچر کیدار کچھ
کاراڈھ تباہت ہو سکے۔“
”بہت زیادہ“ حسید نے تغیرے میں کہا۔ ”چار یاں ترمیٹا
ہی کر سکے گا۔“
فریبی کچھ بولا۔ اب وہ دروازے سے میں کھڑا باہر دیکھ رہا
ہوتا۔ تھوڑی دیر بعد حسید کی طرف مڑا ہو گیا۔ ہر سکنے ہے شیلا راہ بھیٹک
کر ادھر سی آنکھیں ہو۔ وہ راست کسی انسان آدمی کو دھوکہ دے سکتے ہے:
”آپ اسے اجنبان کیوں سمجھ رہے ہیں؟ ہر سکنے ہے پیسے
بھی ادھر آتی رہی پہر۔“
”نہیں۔ نہیں نے سرپر کی موجودگی میں اسے راستے کی
تفصیل بھائی تھی، اور ایک نقصہ بھی بن کر دیا تھا۔“
”خود سرپر کا کیا خیال ہے؟“
”آن کا بھی خیال ہے کہ امدادی کا کیس ہے۔“
اتھے میں بُر حاچر چاٹے لایا۔ کپ اور سارے میقات سے چوڑے
گئے تھے۔ البتہ چاٹے۔ ریڈی میڈی بی قلم کی تھی اور ایلوورٹم کی آدمی
کالی اور آدمی سفید گتیں دیکھ کر حسید کو کراہیت تو محروس ہری تھی میں
تازہ پانے تھرموس کی چاٹے سے بھر جال بہتر ہوتی ہے۔ رہ چاٹے
پیتے رہے اور چکر کیدار قریب ہی ماتھ باندھتے کھڑا رہا۔
”ادھر سے ترپڑے بڑے رنگ لگتے ہوں لگتے فریبی
نے اس سے پوچھا۔
”جی صاحب۔“
”بھر خاصو شی چچا آگئی۔“ وہ چاٹے پیتے رہے۔ فریبی نے کپ
خانی کے سلکار سکنکا یا اور حسید سہری پر یونہ کیا تپ ہیں تباہ کر ہوئے تھے۔
چکر کیدار برتن سیت کرے گا تھا۔
”تر یہ زیادا اسیت۔“ حسید نے فریبی کی ہلفت دیکھ کر کہا۔
”اسنما ہے راجا صاحب بہت زیادہ عیاشی فرلاتے ہیں۔
پانچ سال سے کسی کو صورت نہیں دکھائی۔“
”مکیا مطلب ہے؟“ حسید آٹھ میٹھا۔
”اپنے محل کے کسی جیتے ہیں گوشہ نہیں ہو گئے ہیں۔“ وہ سب

تو بہت ترقی یافتہ ریاست ہے ॥

بیچ - جی ہاں ॥

"را جا صاحب معمول آدمی معلوم ہوتے ہیں ॥"

"پہنچنیں ॥

"شکل بے را چا سچ بھان جی۔۔۔ پانچ سال سے کسی نہیں ملتے ॥

"جی ہاں۔ مجھ سے بھی نہیں ملتے حالاں کہ مرے حقیقی چاہیں ॥

"آپ کے کون ہیں؟" فریدی نے حیرت سے پوچھا۔

"میرے حقیقی چاہیں ॥

"اور آپ بطلب یہ کہیاں یہ نیز گئیں ॥"

"بھی۔ میرے ذوق کی چیز ہے۔ میرے یہی معاشری میثیت نہیں

دیکھ اور تجزہ اور طبقہ تباہی پر شغل جاری پر رہے گا ॥

"میہت اپنی بات ہے" فریدی سر بلکر بولا۔

ایسا عجوس ہوا تھا جیسے سنتوں اس پوچھ گئے سے اگر اگا

ہوا وہ جلدی بھپا چھپا اپنا پتا ہوا ہو۔

"مریا ستون ہیں ہوگ نبتاب شامنار زندگی برکتے ہیں" فریدی

نے منشوٹ بدل دیا۔

"میں تو اس انہیں سمجھتا ہیں سنتوں اس طرف دیکھے بغیر بولا۔

"ہر ادمی اپنے ماصل سے اکتا یا ہو جائے" فریدی مسکرا یا۔ اس

یے اگر آپ بھے اتفاق نہ کریں تو حیرت کی بات نہیں ॥

"اس سے پر ترمیں آپ سے بحث بھی کر سکتا ہوں" سنتوں

کے بھے میں خود اعتمادی کی جھلکیاں بھی شامل تھیں۔

"یکجیہے یہ فریدی نے اس طرح ہاتھ پر چھپا دیے میںے فرم

یں ہو۔

"میں کہتوں کی سی زندگی ہوتا ہے کسی ریاست میں بستے والوں

کی ہن کی گرونوں میں خوش رنگ پہنچتے ہوں اور دوسری وقت پاپنڈے

سے رات بھی بُل جاتا ہو" ॥

"میں نہیں سمجھا" ॥

"ہر بائیں اُن داتا کہلاتے ہیں جو اس اسی میں گھن رہتے ہیں

کہ اُن کے کترن کو دوسری وقت باقاعدگی سے رات بُل رہا ہے۔۔۔

اُنھوں نے ان کترن کا تھاں تک چھین یا ہے۔ کسی کئے کی بیٹی

زبردستی محل میں داخل کرنی گئی ہے لیکن کئے کی مجال نہیں کھوں گا

بھی کے ایتھر دم بلانے پر کوئی پابندی نہیں" ॥

"بُرے سے سیقے سے اپنے بھائی کر رہے ہیں آپ" فریدی نہیں بُلے ॥

سنتوں کی آنکھوں میں غصہ کی جھلکیاں تھیں اور چہرہ کسی قدر

سرخ ہرگی تھا۔ ہر بائیں جو چاہیں کر سکتے ہیں اس کی دلکشی داد

خرن خرناز ہو جاتے اور تم نے دیکھا تھا" انہوں نے بعد میں ہر کمی پتہ

پر کئے پیار سے ہاتھ پھرا رہا۔ کہنے لگے تھے اُر قم شیخ یہ رہاتے

تو میں اس غیبت کو لقینی طور پر کوئی مار دیتا ॥

"تمہاری دیسی بھی ہری تعریفیں کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کاش

یہ انگریز ہوتا ॥

"قراب بنا میں مجھے انگریز ہمیہ نے میخ برانکھ مار کر کہا۔

"میں مقام کے ٹوڑیں نہیں ہوں گل جناب" میخ بر ہر ہے

لیجھے میں بولا۔

"اُن کو سبی ملا کبھی اپنے پاپا سے" ॥

"تھیں۔ میں اسیں بہت چاہتی ہوں۔ ایسا دلکش بھر جا

آج تک یہی لفڑوں سے تھیں ہوڑا۔ ڈار ٹک قریب ٹک قاری

بھی رکھو۔ تمہارے پر وسی بکریاں پالا چھوڑ دیں گے۔ دعویٰ ہے ॥

*

فریدی اُن تمام طلباء سے مبتا پھر را تھا جن سے شیلکے

کبھی تعلقات رہ چکے تھے۔ آخریں انگریزی کے اُس پیکار سے

بھی اہملا جس کے ساتھ اُبھی کچھ بی و نوں سے دیکھی جا رہی تھی۔

یہ ایک وجہہ تذہب نہ رہت تینکن شریں لازم ہو جان ملتا۔ بڑی دسمی اُدازیں

گفتگو کرتا اور گفتگو کے درمیان اس طرح سرخ ہجھا نے رکھتا ہے کہ تو

سعادت مندا اور کچھ دار چھپا پہنچ رکھوں گل کے ساتھ مذوب رہتا

ہے۔ کسی بات پر زور سے بھی نہیں آتی۔ بُس ہر ہٹ خیفت سے

محکملہ اور شفاقت دانتوں کی جھلکیاں سی نظائر اگرہ جاتیں مذوسروں

سے فریدی کو معلوم بُر اسما کہ خیال خود بھی اُس کی طرف متوجہ ہری تھی۔

ورنہ وہ تو کلاس میں خاص طور پر کسی رُکل سے غلط ہونے سے پہنچ

بچتا تھا۔ اگر کبھی کوئی رُکل موجود زیرِ خیت سے متعلق کوئی سوال کر

پہنچنی تو جواب دیتے وقت اس طرح سکلا تابیسے پر انگریزی اسکول کے

کسی پہنچے کا سامنا اپنے جلاقوں کے بیٹھا سڑھے ہرگیا ہو۔

جب فریدی نے اُس سے شیلکے متعلق پوچھ گئے شروع کی

تو وہ اور زیادہ بکلا نہ لگا۔ بہر جاں کسی نکسی طرح فریدی کو بتانے میں

نوعیت بھی مخفی رسمی تھی۔ کسی خاص قسم کے تعلقات نہیں تھے۔

"آپ کا تیام کہاں ہے؟" ॥

"مزید اسیت میں" ॥

"اوہ۔ تو روزانہ آتے جاتے ہیں" ॥

بیچ - جی ہاں۔ کوئی دشواری پیش نہیں آتی کہا گی ہے۔

فریدی تصوری دیسک کچھ سرچھا را پھر لے لے مندا اسیت

مذہ بھر کر کرتے گکا۔

"دیروں کے ساتھ تر" میخ بر انگریزی میں بکلا یا۔

"چلو خدا۔ اب تم کہی تین کپ بنائیں دو" قدیلی نے کہا۔

وہی جا چکا تھا۔ جیہے جیب سے پانچ نکلا اور اُس کی

تباہ کو بھرے لگا۔ میخ بر جانے کیوں بار بار اسے معنی خیز انداز سے

گھوڑتے تھا تھا۔ طوعاً اور کہا اُس نے تین پیاساں ہیں کافی اُندھی

اوہ تجھے سے شکر لانے کا فدیلی خاموشی سے خلاہ میں گھوڑے جا

رہی تھی اور جیہے پاپ کے بلکے کش سے رہا تھا۔

"یہیے" میخ بر حیدری طرف پیالی کھکاتے ہوئے اس کا

انداز سے کہا ہے کہہ رہا ہو۔ زہر ہمار فرمائیے" ॥

حیدری نے اُس کی طرف دیکھے بغیر پیالی اٹھ کر ایک چکلی

اور قدری کی آنکھوں ہیں دیکھتا ہوا کھرا نے کھا جو باہر بھی گھر کا نی

اوہ میخ بر اس طرح کھکھا را جیسے ملن میں بوہے کا اکڑا اٹھ گیا۔

کوئی کچھ بولا۔ تینوں خاموشی سے کافی پیتے رہے۔ گھوڑی دی بعد

غدیلی نے میخ بر پر پیار سے پوچھا۔ تم میرے پاپ کا ذہن میں

کو جانتے ہو پیارے" ॥

"جانتا ہوں" ॥

"تھیں جانتے" قدیلی نے انھلار بیہا۔ اگر وہ ستن پانی کر

میری بیٹی ایک بُر سے پر ماشیت ہو گئی ہے تو وہ بیٹی کو تو چکر نہ کہیں

گے لیکن قدری کو فرور گری مار دیں گے" ॥

ملک۔ کیوں؟" میخ بر کھلا کر بکلا یا۔

"وہ اسی پاپ کے ہیں کافی بھائیوں نہیں ڈٹتے کے تیچے

دو پر تجھیں میخ بر کے تھرک نکلنے کی ترجیح ان دونوں نہیں تھیں۔

"تو پھر مطلع کر دوں تمہارے پاپ کو تھیں جیہے آنکھیں نکال کر لے لوا" ॥

کے ساتھ اگلے بھی سختے دوسرے سے پہنچیں۔ پہنچ کر ملکیں دشمنی کے متعلق اس کا

دھنباہ تاکہ اس دوسرے سے پہنچیں۔ پہنچا تھی۔ ابھی جاں ہیں انگریزی

کا ایک بُر سی بھی اُس کے چکر میں پھینکیں گی تھا۔ میں نے اُسے دیکھا ہے

وہ تو کھنڈی رکھ کر ملک کا طرح شریلا ہے۔

"کس ملک کی کھنڈی رکھ کر ملک کی طرح شریلا ہے؟" حیدری نے

وصاحت طلب کی۔

"چوت کر بے ہبیارے انگلستان پر" دہ بائیں اٹکھوڑا

کر بولی۔

اس نے میخ بر کھکھا تھا تاہم اس کے تیچے

وہی تھا جس سے ملک کے کافی کیوں تھا۔

"خود نہیں لانے اُس تھا کہ" قدیلی آنکھیں نکال کر غرسانی اور ویز

میخ بر کی طرف پا تھے بھایا یکن قدیلی نے اس کا

ما تھپر کر دیا اور ٹھنک کر بولی۔ یہیں خود جاؤ اور کافی کی ٹڑے بھی اس کا

کر لاؤ۔

"لیعنی کو ملم میں" میخ بر حیدری نے میرے لیے آتنا بھی نہیں کر سکتے" ॥

"ہمیں میخ بر میں بھی میخ بر بھی نہیں" بھر جاؤ۔

"آپ کی سوچوں اس وقت خودی نہیں ہے" ॥

"جاڑ۔ نہیں تو میری موجودی تھاری قبریں بھی ضروری ہوں" جاڑے بڑا ہوا کر سے

تکلیم گیا۔

"تمہیں خرم نہیں آتی۔ پریشان کرتے ہوئے چارے کو" فتحی

"آپ بے چارے کو مل کر بھر جاؤ" ॥

"کیم اُسے جانتی ہو؟" ॥

"ایک بار کہیں ملقات بھولی تھی۔ میری زندہ دل رکھی تھی" ॥

فریدی اور حکیم انکھوں سے اُس کے چپر سے کئے تغیرات کا
جاائزہ یافتہ۔

"کیا اور مجھی کرنی آپ کا کوئی استعمال کر سکتا ہے؟" اُس
نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

"نہیں قطعی نہیں۔"

"کیا آپ کی لاعلی میں بھی ممکن نہیں؟"
"اس کے بارے میں وثائق سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔"
چور فریدی نے اُس رات کا حوالہ دے کر پوچھا کہ وہ کہاں تھا!
جب ڈاک پستھے میں ایک جوڑ سے نے چاٹے پتھی۔

"یہیں۔ اُس رات بیہیں شہری ہیں تھا۔ اسیتھیں گی بھی نہیں تھا۔
کہاں تھے؟"

"مجھے افسوس ہے کہ شہریں موجودی کے مسئلے میں کوئی کوہا
پیش نہ کر سکوں گا کیونکہ کسی قابل ذکر جگہ پر رات بیہیں بھی نہیں۔ اکثر
محب پر ملکوں کے دور سے پڑتے ہیں اور یہیں تنہائی کی تلاش میں نہ جانے
کہاں مارا مارا چھرتا ہوں۔ الجزا وہ رات بھی کاربی میں بیہوں تھی۔"
اوور کوئی تھا آپ کے پاس؟"

"جی تھیں۔ حالانکہ شام بھی سے سردی بڑھ گئی تھی لیکن چونچھلی
راتیں سرد تھیں اس لیے کوئی لایا بھی نہیں تھا۔"

"تو چیرہ فریدی کچھ سوتھا بیہوں۔ تو چیرا آپ کی دانست میں
وہ کوئی استعمال کر سکتا ہے؟"

"میری عدم موجودگی میں کوئی بھی استعمال کر سکتا ہے؟"

"وہ یعنی کمزور صاحب۔ میری تھیوڑی یہ ہے کہ شیلائی سوچے
سمجھے پلاٹ کے تحت اعتمادیں کی گئی بلکہ وہ حرف ایکاتفاق
تھا۔ جنک پور جاتے وقت اُس نے غلط راہ افتخار کی اور کہیں کی
کہیں جان لکھی۔ اعتماد کرنے والا بھی اور دھرم سے گزر رہا تھا۔ دوسری شیوا
نے راست پوچھا اور وہ پڑتے اطمینان سے اُسے اپنے ساتھ رکھ گیا۔ وہ
دو فوٹ نصیرہ کا پادا وہی سڑک کے ڈاک بٹلے میں بھی گئے تھے اور وہاں
اُس نامعلوم آدمی نے شیلا کر چاٹے بھی پڑا۔ تھی۔ چوکیا رہدا کچھہ
نہیں وکیکہ سکا ہیز نہیں کہ اچھہ وہ فیکٹ بیٹ کے ساتھ میں تھا اور
کوئی کارا گھا بیہوں تھا لیکن؟"

فریدی خاموش ہو گیا۔ کمزور کے چہرے پر اٹھن کے آثار تھے۔

"اس نے ہر سوچ پر زبان پھیر کر پوچھا یہ لیکن کیا؟"

"لیکن اُس نے مژد کی کاریز برا اسیتھی کی جنبدی دیکھی تھی۔"
"جنبدی۔ جنبدی۔ کمزور سفیر باشد انداز میں بڑا یا بچہ رہ
اٹھا کر بیہوں۔ جنبدی۔ میں بھی جنبدی نہیں استعمال کرتا۔ وہ تو مرفت

بھی اُن دنیوں دیہی سلتے تھے۔ راجا صاحب بیاس کے معاملے میں
بلے حد نفاست پسند واقع ہوتے ہیں۔ میرا جمال ہے کہ اُن کے پڑے
مک سے باہر بی سلتے ہیں۔"

"جی ہاں لیکن پتا نہیں کہوں آج کل قاہرہ سے سلوار ہے ہیں۔
جھلاتا ہر کا کیا ہے؟"

"نہیں صاحب۔ قاہرہ کی ایک گھکان آج کل پیرس کے
فراروی سے مکرے رہی ہے۔" فریدی بیہوں۔ "کیس بھی آج کل دیہیں
تاپ بھیجا بگل۔ خیاط اور قت فرارو سے کم نہیں۔"

"اوہر۔ جی ہاں شاید خیاط اور قت بھی آج کل اُن کے
پڑے ہی رہے ہیں۔" کمزور نے کہا۔

"آپ کو یقین ہے؟"

"جی ہاں۔ آج کل اُن کا ایک اوور کوئی میرے استعمال میں
ہے۔ اُس کے چٹوں پر خیاط اور قت، قاہرہ بھی بھا بھا ہے۔"

"تب تو ہر سکتا ہے کہ آپ بھی کا بن ہو۔" فریدی نے وہ
بن جوہب سے نکالتے ہوئے کہا جو اُسے شیلائی کار سے ملا تھا۔

"یہ آپ تھیں بھتے ہیں۔" فریدی سر جلا کر بیہوں۔

"اگر وہ غائب بھی ہوتی ہے تو اسے امنا ہی سمجھنا چاہیے۔ لیکن
ہی گھبیا ذہنیت رکھتے والے کسی عاشق کی حرکت ہو سکتی ہے۔"

"یہیں بھی اسی تجھے پر سیخا بگل۔" فریدی نے کہا۔

"اچھا جا ب اب اجازت دیجیے۔" کمزور سفیر نے مانو
کھیلے اتھر بھا تھے ہوئے کہا۔ مجھے کلاس ہی بھی ہے۔ افسوس کو
اس سے میں آپ کی کوئی مدد دکھان لیکن یہیں اُس کے متعلق اس سے
زیادہ جاننا بھی تو نہیں۔"

فریدی داپسی کے لیے مرد اچھا تھا لیکن بھر کسی خیال کے
ماختہ داپس آیا۔ اور تیرتیز قدم اٹھاتا ہوا کمزور کے قریب آگئا۔

"معافت کیجیے گا ایک بات اور۔"

"فرمائیے۔ کوئی بات نہیں۔"

"یہ راجا صاحب سے ملنے چاہتا ہوں۔"

"اوہ تو یہ اُن پر ہے آپ کو؟"

"نہیں۔ کیونکہ اُن پر شہر کرنے کا کوئی جواہر نہیں ہے میرے پاس۔"

"سکراپل ہے کہ وہ آپ سے بھی نہ مل سکیں گے۔ پچھلے دو فوٹ

بڑی بھوٹی تھیں۔"

"جی ہاں۔ اسی بات تھی۔"

"اچھا۔ لاؤں۔ آپ کی دانست میں بھی تھی۔"

"میں آپ کا سطلب نہیں سمجھا۔"

"سیماں و گول کے بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ خاصی افمارہ تھی۔"
"یہ اُن سے متفق نہیں بیہوں۔" کمزور سفیر نے کہا اور سر جھکا
لیا۔ فریدی منتظر تھا کہ شاید کچھ اور بھی کہے لیکن جیب وہ کچھ نہ بولا
تھا۔ فریدی بھتھا کہ شاید کچھ اور بھی کہے لیکن جیب وہ کچھ نہ بولا۔

"صاحب۔" سنتوں چھپیا کر بیہوں۔ بیان کی ذہنیت خراب
ہیں۔ زہر بی زہر بھا بگرا ہے دماغوں میں اُن کے اپنے دلوں کے

چور بول پڑتے ہیں جیب کوئی اسی شال سامنے آتی ہے۔ وہ مرفت ایک
ایسی روکی تھی۔ جو اپنے ماحصلے کے کتابیں ہو۔ بیان زندگی میں یہاں پت

چاہتی تھی۔ برداشت نے نئے دوست نیاتی تھی مولگ اُسے آوارہ بھی
نیٹھی تھے۔ اپنے بیان کے قریب میں فکھے ہو گئے ان ملاقات

تیس سڑی بھی دیکھاں سیم کی بولڈ صیروں کی ذہنیت رکھتے ہیں کسی
راہ کو کسی راہ کے سے بنتے برتے دیکھیں اور خود اُن کے دل کے چور

نے خود لکھا۔" چھپنے گی۔ کیا کہا جائے اس سے پروردگار کو؟"
"سیلا جمال ہے کہ شاید آپ نے بھر جی سر جلا کر بیہوں۔

بھر جی سے بات نہیں۔" فریدی نے کہا۔

"اچھا جا ب اب اجازت دیجیے۔" کمزور سفیر نے مانو
کھیلے اتھر بھا تھے ہوئے کہا۔ مجھے کلاس ہی بھی ہے۔ افسوس کو
اس سے میں آپ کی کوئی مدد دکھان لیکن یہیں اُس کے متعلق اس سے
زیادہ جاننا بھی تو نہیں۔"

فریدی داپسی کے لیے مرد اچھا تھا لیکن بھر کسی خیال کے
ماختہ داپس آیا۔ اور تیرتیز قدم اٹھاتا ہوا کمزور کے قریب آگئا۔

"معافت کیجیے گا ایک بات اور۔"

"فرمائیے۔ کوئی بات نہیں۔"

"یہ راجا صاحب سے ملنے چاہتا ہوں۔"

"اوہ تو یہ اُن پر ہے آپ کو؟"

"نہیں۔ کیونکہ اُن پر شہر کرنے کا کوئی جواہر نہیں ہے میرے پاس۔"

"سکراپل ہے کہ وہ آپ سے بھی نہ مل سکیں گے۔ پچھلے دو فوٹ

بڑی بھوٹی تھیں۔"

"اچھا۔ لاؤں۔ آپ کی دانست میں بھی تھی۔"

"میں آپ کا سطلب نہیں سمجھا۔"

ذفریا۔ میری بھی اسیتھی کے ایک دکی صاحب ایک بات پر قایم
سے باہر ہو گئے تھے۔ واٹر اسے تک شکایت سیخا ہے کی کوشش کی
لیکن انھیں دریا میں سے کاٹ دیا گیا۔ اُن کی عرضہ اشت دانٹے
تک پہنچ بھی نہ سکی بیٹھا دیا۔ اسے کاٹ دیا گیا۔

پھر دکی صاحب کی شامت آگئی۔ دن دبارے چند بھیگوں نے اُن
کے خاندان کی ساری عمر توں بھر جا رکھ دیا تھا۔ اچھا یہی طرز
تماشا تھا کہ بیٹھا بھی نہیں کا اس واقعہ سے کوئی تعقیل نہ تھا۔ دریا میں
کاول آگی تھا اس سکھانے کی کسی راہی پرور وہ کہیں اُس سے چھر جھاڑ

کر پہنچتے تھے۔ دکی صاحب کو گلہا تھا۔ انھیں نے پہلے ہر بار اسی سے ہوئے تھے۔
مکن دیکھا ہے کی تو شش کی سیکن دیکھا ہے دیکھا ہے چھر جھاڑ
دریا میں اس نے بات تین گلہا۔ اسے بھر جا رکھ دیا تھا۔"

"سیلا جمال ہے کہ شاید آپ نے بھر جی سے ہوئے تھے۔" اس سے
بھر جا رکھ دیا تھا۔

"برستا ہے۔" کمزور سفیر نے کہا۔

"میکن آفری را جا سچھ جھان جی۔ پانچ سال سے غائب کیوں نہیں۔"
سنترس کا رکھ دیکھوں پر ایک شریمنی کی سکریٹریت نظر آئی۔

ادڑاں سے سر جھکا ہے۔

"کمزور نے بھر جی سے ہوئے تھے۔" اس کے پہلے کی
لگاتے ہیں اُسے انبالہ کہ شیخاڑا دیتے ہیں۔ پانچ سال پہلے کی
بات ہے۔ پہلے اسیتھی داروں سے شرط بھوٹی تھی کہ وہ دس سال

مرفت عورتیں بھیں اگوار کئے تھے ایسی کسی مرد کی شکل دیکھے بغیر راجا پرور
کا کہنا تھا کہ اگر آدمی مرفت، ایک بھی سال بھر بھر تھے اسی مرد کی شکل۔

زندگی نے ترمسیک پر اعصابی دور سے پہنچنے لیکن گلہا بھا بھا سے
بھیز دیتے ہیں۔ دس سال تک عورتیں بھیں اسی میں رہنے کے باوجود بھوٹی تند رست

بی رہوں گا۔ بات تھی کہ اور دس دس کوڑا کی شرط پر سعادت مقدم جھا۔

کہاں ہے اُن کی کوششی کی۔ اُب عالم ہے بے کام کی بھوٹیں مولیں میں
زندگی بھی نہیں داخل ہر سکتا۔ عورتیں بھی مرد تھیں۔ وہ روزانہ زندگی

سے متعلق سارے فرانش انجام دیتی ہیں۔

"بھر جی سبب بات ہے۔" فریدی بڑھا۔

"جی ہاں بھی تر جی سبب بات ہے۔"

"اچھا۔ لاؤں۔ آپ کی دانست میں بھی تھی۔"

"میں آپ کا سطلب نہیں سمجھا۔"

"اچھا۔ لاؤں۔ آپ کی دانست میں بھی تھی۔"

"میں آپ کا سطلب نہیں سمجھا۔"

ہے تو ہر حال میں ہرنا چاہتا۔

"ایک تدریس سیری کو مجھ سی اڑی ہے۔
ستاد؟"

"تمہم دونوں کو شہر کے قریب مجھ پر دینا۔ میں سندھی گھر
جاؤں گی۔ لٹا کی کوئی ساختے جاؤں گی۔ بیان دونوں گی کیلیں بردا
فردوش کے ایک لارڈ کے متنے چڑھائی تھی جس کے پاس دلائیں
ایک رات ان دونوں نے ہمیں کسی کے ہاتھ فروخت کر دیا خیانتے والا
تباہ تھا۔ ہماری آنکھوں پر پیاس یا زندہ کرہیں تھے قاتمے نے نکالا گیا۔
پھر آنکھوں کی چیل انہیں دلت ٹکیں جب ہم چیپ میں بیٹھ چکی تھیں۔
خربیاں تباہ تھا اور خوبی چیپ کو ڈراٹو کر رہا تھا۔ ایک بلڈر کاڑی
دوک کر رفعت حاجت کے یہے پیچے اڑا اور ہم دونوں جیپسے کار کر جائیں
نکلیں۔ اندھیرے میں رات پھر علبکی پھریں۔۔۔ پھر سچ ہوتے ہوتے
کسی نہ کسی طرح شہر والی سڑک پر بیٹھیں۔

"بہت چالاک ہے۔ نقاب پوش نے قبیلہ لگایا اور پھر بولا۔
میں تھماری خاطر سب کچھ بہاشت کر دیں گا۔"

"مگر دوبارہ تم سے ملنے کی کیا مشورت ہوگی؟"
"پھر یہ خط مطلع کر دیں گا۔ تم تو کہ تریخ ایڈ والنسڈ ہو۔

تھاراخطشاپ کوئی دوسرا پڑھنے کی کوشش نہ کرے۔
دقیقی نہیں۔ تم ملنے ہو کر مجھے خط بکھر سکو گے۔

تھوڑی درستک قاموں سے کرتا ہے۔ دوسرے پوش نے پوچھا۔ "اود
میں نفرت کا کیا ہو گا محترم شیلا جو چیزیں مجھ سے ہے؟"

مفترت اور محبت دریافت کرنے کا کوئی اڑا جی ہے کیا
تھمار سے پاس ہے؟

تو کی تھیں مجھ سے نفرت نہیں ہے؟
غیر مزدھی سوال ہے۔ شیلانے پر پرداں سے شانوں
کو جیش دی۔

ایکوں محترم شیلو ہے۔
میں اب غضوں باقی ختم۔ میں توکب تک ہم آزاد ہو جائیں گے۔

"جب چاہرہ":
"آج؟"

"آج تو۔ ابھی تم خرد ہی کہہ چکی ہو۔۔۔"
خیر۔ خیر۔ وہ ترہے ہی اسے صوصوں گفتگو بناتے سے کیا
فائدہ؟" شیلانے مردہ دل سے کہا۔

"قریبی":
شیلانہ رواز سے کی مڑت بڑا گئی۔ لٹا کی اپنا منہ چپا سے

یعنی اسے بتاہ دکرو۔ جتنے دن رکھنا چاہو رکھو اس کے بعد والدین
کے پاس پہنچا دو۔"

"پڑی معمول بات کی ہے محترم شیلا۔" نقاب پوش نے
لنزی بچھے میں کہا۔ اور اس طرح تیس اپنے اس ایجنت کو جیل بھجو
وہ ہم کے ذریعے وہ بیان لٹک پھی ہے۔"

"میں اسے اس پر آمادہ کر دیں گی کہ وہ اس ہیڈ میٹر اس کا
ہم نہیں۔ والدین سے کہہ دے کہ اسے بچھے سڑک پر سے اٹھایا
لیتا ہے۔ والدین سے کہہ دے کہ اسے بچھے اس طرح انہا معلوم آدمیوں کے چکلے سے نکل آئی۔"

"بیتا پوچھا جائے گا۔ اس سے محترم شیلا۔"

"کہہ دے گی اس کی آنکھوں پر پیچی باندھ کر کسی تباہ قاتمے
جن سے جا پائیا تھا۔"

"اور وہ دوبارہ آنکھوں پر پیچی باندھ کر تباہ قاتمے نے نکل بھلی تھی۔"

نقاب پوش نے لنزی مٹکا ہٹ کے ساتھ کہا۔

"خیر۔ فیر۔ کوئی دوسرے ترکیب سمجھوں گی۔"

"دیکھا جائے گا۔ فی الحال معاطلے کی بات کرو۔"

"میں پہنچے ہی کہہ چکلی ہمیں کہ کہے تماشائی بناؤ؟"

"تھر تھماری خاطر۔ بھی ہی میں اس کی بیانی ناممکن ہے۔"

"تو کیا ساری دنیا اسے بتہ خانوں میں ٹراؤ لو گے؟"

"ہرگز نہیں۔ وہ مٹکی فضا میں ساہش لے گی میں اس ملک

میں نہیں۔"

شیلانہ تھری دیرستک کچھ سوچی رہی پھر خوفزدہ انداز میں اچھل
پڑی اور رازی بھونی آوازیں بولی۔ تو کیا تم لاکیوں کے پر پاری ہو؟

"سبت دیری میں کہیں محترم شیلا۔ میں یہی بات ہے محترم شیلا۔
اپنے انسانیت و مدنیت ہرگز ہے۔"

"زندہ رہنے کے لیے سب کچھ کرنا پڑتا ہے محترم شیلا۔"

"تو کیا تم مجھے بھی؟" وہ جملہ پورا نہ کر سکی کیونکہ جسم میں تھر تھری

پڑھی تھی۔

"ڈرو نہیں یہ وہ اس کا شاد تھپکت ہو گیا۔" تھمار سے ساختہ

ایسا برتاؤ نہیں ہو گا۔ تم آزاد بھی کر دی جاؤ گی میں اس شرط پر کر بھی

بھی مجھ سے بھی ملی رہی۔

شیلانے اپنا چہرہ دونوں بانچوں سے چھایا۔

نقاب پوش نے پھر اس کے شانے پر پیکی دی اور بولا۔

تم بچھے دُر زبی بُر یقین کر دکھیں جلدی رہاں نہیں ہو جائے گی۔

"اور اس طرح کہیں کسی کو مزدھ کھانے کے قابل نہ رہ جاؤ گے۔

بانے ہاتھ نہ طلب ہے۔ مجھے افسوس ہے محترم شیلا۔

UZAIR ABDULLAH

Dispensing Opticians (S.U.B)

Cptometry & Low Vision

(D.O.L V-LISA)

CONSULTANT OPTOMETRIST

دوسرے مجھے میں نقاب پوش اندر داخل ہے اور شیلا
لیک پیک برس کی بیمار نظر آئے۔ مجھے پوش اسے نقاب

پوش پنگڑ پتے ہی دونوں ہاتھوں سے منٹھن کیا تھا۔

میں تم بیمار ہو۔" نقاب پوش نے شیلا سے پوچھا۔

"نہیں۔ میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔"

"کرو۔"

"بیان نہیں۔ دوسرے کمرے میں چلو۔"

"بھیں کیا حرج ہے؟"

"نہیں بیان نہیں۔"

"چلو۔" نقاب پوش نے ذرا مذاقے کی طرف اشارہ کیا۔

وہ دوسرے کمرے میں آئے۔ بیان اور کوئی نہیں تھا۔

نقاب پوش نے ایک اڑاکی کی جانب اشارہ کیا۔ شیلا بیٹھ گئی۔

"کی تھیں میں شفیقی سی مخصوص لڑکی پر رحم نہیں آتا۔" شیلا نے

اس سے پوچھا۔

"کیا تم بھتی ہو کر میں اسے ذبح کر داول کا۔"

"ذبح کر دا اتنا زیادہ مناسب ہو گا۔ اس کے مقابلے میں کام

اُسے قبل از وقت زندہ درگور کر دو۔"

"وہ ایک سلانہ لڑکی بے محترم شیلا۔ اس کے ساتھ تھماری

ہمدردی کچھ ہی نہیں آتی۔"

"شما جس نے ہم دونوں کو پیدا کیا ہے مہندریا سلانہ نہیں ہے۔"

"ذہبیات سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں۔"

"چلداں نہیں یہ کا احراام کرو۔"

"افسانہت۔" نقاب پوش کا بیچ سمع تھا۔ افسانہت کی بات

مجھ سے نہ کرو۔ یہ اس معاطلے میں درندہ ہے۔"

شیلانہ اسے اُسے لھوڑتی رہی۔

"دُور کا طلاقیا اپیار کرنے میں کیا حرج ہے؟"

"وہ کون سا طلاقیا ہے محترم شیلا؟"

"اُس کی بگ بچھے دے دو۔ میں تو بیاد ہوں گی ہوں۔"

چپا صاحب کی گاڑی میں لگتی ہے یا پھر دیوان صاحب یا چپا صاحب
کے اسے ڈی۔ سی۔ سی۔ اسکا استعمال کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور کوئی حرارت
نہیں کر سکتا۔"

"تو مجھا بھی لوگوں میں سے کوئی رہا ہوگا۔ کیا خیال ہے اپنے کام
سیا خیال ہے۔ سیا خیال کیے تھے۔ سیا خیال کیجھ بھی نہیں۔ اچھا اب
املاز دیجئے۔ مجھے کلاس...،"

مشکری۔ دوبارہ تکلیف دی اپ کو۔ قریبی نے صافر کے
لیے باخوبی صادیا۔

"میں شیلا کے لیے یہ حد تھرم ہوں اور اس سلسلے میں کسی کی
صفائی پیش کرنے کی مزدوری نہیں کھھتا۔ اگر وہ اسٹیٹ ہے کام کرنے کی اولی
ہے تو اسے مزدور نہیں کیا جائے۔ لیکن ایک مشورہ مزور دوں گا۔"

"فریبی کے ساتھ کامے کوئی اگر بنا کر کرے تو اچھا ہے۔ دیگر
کے منازل میں سے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔"

"مشورے کا شکر۔" میں بخوبی پیش کر دیں گا۔"

فریبی کو اس سے روشن ہو کر سیدھا آفس پہنچا۔ حمید شاید اسی
کامنے تھا۔ اسے علم تھا کہ فریبی یہ بیورستی گیا ہے۔

"میکارا؟" اس نے پوچھا۔

"بُن کے متسلق کافی معلومات بھی پہنچاں ہیں۔"

"لڑکی کا نام بُن نہیں ہے۔" حمید نے سمجھ دی۔ صحیح کی۔

فریبی نے اس کے تجربات کا ذرا جھپڑ دیا۔ حمید فاصوٹی سے
شکارا۔ فریبی کے چپ ہوتے ہی بولا۔" میں نے بھی سنا ہے کہ

غور کرنی چند قسم کا اولی ہے لیکن اب کیا رادہ ہے؟" لیکن اس کی تفہیش
یہ انگریزی۔ اس کی کہہ کر دی جائے گی؟"

"غور کرنے کے لیے کوئی ملکے کو کریں۔ مشورہ دوں۔ دیکھا جائے گا۔"

"میکارا کاٹے گا۔ اسٹیٹ کا معاملہ ہے۔ حکومت کے فرزندان
بندگا مسلط۔"

"تم نے کیا کیا اس معاملے میں؟"

"میکارا پتارا۔" حمید سرگزجی کر بولا۔

"میکارا اسٹیٹ بڑا۔" میرا ایک بینا میں کریں۔

"میکارا بڑا۔" میرا ایک بینا میں کریں۔

شیلانہ کملار کھڑا ہو گئی۔ کیوں نکر تھا، فاتح کا دروازہ اور پری
نے سرک رہا تھا۔

کاغذ الگ کر کے لفافی میں رکھا اور لفافی پر چاہئے گا۔
”تے لوکسی آدمی کو اس پتے پر بیچج دو۔ دوڑی جل جائے گ۔

کتنی دیر ہے؟“
”بس بیس منٹ اور رہ گئے ہیں۔ ابھی تو وہیں رہے ہیں۔“
”دوس منٹ میں وہ بیباں ہو گی۔ آدمی سے کہتا۔۔۔ کارے
کر جائے۔“

میخراں کی چال میں باہر جا کا کسر پت کا گان ہرنسے گا۔
حیدر تھیڑا اندلیں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا میکن خاموش
ہی رہ۔

کچھ دریجہ میخراں پس آیا۔ اب وہ بڑی طرح اسے تھا۔ دعست بس
رہی ہے اسیٹ پر۔ بڑی منٹ گوٹھیں کیا ہوتے ہیں آئی حرام اولہا
کی کسی کے فلم کی نہاد نہ فریاد۔ پتا نہیں کہ اس جنمیں سے کچھ جو چھوٹا
وہ بڑی طارہ اور حیدر جگن شکھ کے ہون تو پر ایک سفاکی نہاد
دیکھتا رہا۔ حیدر کے لیے جگن شکھ کے متذکرہ دس منٹ بے چینی
کے کٹ رہے تھے اور وہ منظر تھا کسی نے مجبوہ کے کا۔ حمیک پندرہ
منٹ بعد ایک خوبصورت عورت میخرا کے کرے سے میں دخل ہوئی۔
قبل اس کے حیدر اسے دیکھ کر کوئی رانے قائم کرنے کی کوشش
کرتا جگن شکھ میخرا کسی قسم کا اشارہ کرتا ہوا اٹھ گی اور وہ تینوں
باہر چلے گئے۔ حیدر اب تباہ تھا۔ احساس تباہی رفع کرنے کے لیے
مدھم سڑک میں سستی جاتے ہیں۔

کچھ جب وہ دونوں واپس آئے تو عورت اُن کے سامنے نہیں تھا
میخرا کنول کی طرح جھلا ہو رہا تھا میکن جگن شکھ ایسا اگز بنا تھے ہوئے
تھا جیسے زیر دستی کوئی لکڑوی کیلی چیز چبان پڑی ہو۔ میخرا مخفی
دفتر میں بھروسہ کر کچھ کہیں چلا گیا۔

”پتا ہو سارہ جنٹ ڈی جکن شکھ آہستہ سے بولا۔

”مگر۔۔۔ مگر۔۔۔ یار ریو الور تو میں۔۔۔“

”ریو الور۔۔۔ جکن شکھ،۔۔۔ پڑا۔۔۔ ریو الور کی ضرورت نہیں۔

البتہ اگر چہوڑا بانی کا انتظام کرو تو پہتر ہے۔“

چھر کیک بیک سمجھیہ ہو کر بولا۔ ”جلانتے ہوئیں پہلی بار کس
پشا پر جیل گیا تھا؟“

حیدر نے فنی میں سرپلادیا۔ وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھے
چاہتا۔

”سرپل پر ایک رہا کو آنکھ مار کر جکر دیا تھا۔ وہ ایک
دولت منڈھرانے کی راہی تھی اور میں ایک قریب نصف کھا تھا۔ تم
اب بیباں دیکھنا کر جنیب الطوفین قسم کے شرفاء کیا کر رہے ہیں۔“

الی میں قلعہ شرد بیختے رہے۔ ایک خوبصورت سی رہائی طریقہ

”ایک بڑا گھر ناٹ کلب بھی ہے بیباں۔ بس بیٹھ جائے اسی کر پہنچی۔“

”عربی رقص میں دفت کی آزاد اور کوٹھوں کی ہٹت کے علاوہ
لہ کچھ نہیں ہوتا۔“ حیدر نہیں۔

”عرب جایاں ڈی جکن شکھ مکر دیا پھر حیدر نے حکوم کیا کر
لکن شکھ کے بچھے میں تھی تھی۔ اُسے اپنے بھرے پر افسوس ہو چکا۔

”وہیں چل کر باتیں کریں گے۔“ جکن شکھ صفت خیر اندازیں
چھر دیے بعد جکن شکھ اس کا ہاتھ دبا تاہماً اٹھ گی۔ سب سے
مکر دیا پھر بولا۔ میکا آپ کو معلوم ہے اپنے پڑھا صاحب نے کیا کھلہ بہبہ
پسی وہ میخرا کے کرے ہیں آئے۔ میخرا جو جو نہیں تھا۔ چھر دیے تھار
”نہیں۔“

”چلیے خیر۔ سب بہر جائے گا!“

پھر رات کا کھانا انھوں نے ناٹ کلب ہی میں کھایا تھا۔ داخل ہٹا اور اس طرح لگری پر ڈھیر ہو کر ہانپسے لگا جیسے کہ قوی دوڑ
بڑی خوبصورت بیٹھی جکن شکھ نے اُسے دہانے سے میخرا بے بھی طولا
لیکن اپنے دوست کی حیثیت سے نام بھی حیدر کی بیجا تھا صرتبا یا قائم۔

”کچھ نہ پھوپھوں میں اب سوت ہی آجائی تو پہتر تھا!“ میخرا
دیا ہے۔ میخرا نے مخذلت طلب بچھے میں کہا۔ پہنچنے لگا جیسے کہ دوڑ
”مجھے معلوم ہے۔ اسی یہ آیا ہوں۔“ جکن شکھ نے سر
ہلا کر کہا اور معنی خیر اندازیں مکرانے لگا۔

”میرے پاس مرغ چار ٹینڈڑا کیا ہیں۔ پاچ بجیں
”مل۔ لیکن۔“ میخرا حیدر کی طرف دیکھ کر بھلا کیا۔

”پریشانی کی کیا بات ہے چلکے سے کوئی طرادار لٹاکیا ہو؟“
”کوئی نہ دستائی رہا کی اُسے برداشت کرے گی خواہ۔“

”دیکھو یاڑ جکن۔“ میخرا مصطفیٰ باشہ اندازیں با تھہ ملتا ہٹا بولا۔
”تم تو جانتے ہی ہر کو بیباں کھال کھنوں جاتے ہیں۔“

”تم غلواؤ تو؟“
”یہ کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا دیں گا جس سے تھیں لازم
بچھے کے۔“

”آہ اُس نے غذر پا کر دیا تو بعد میں میری ہی گردن کت
جا سے گی۔“ میخرا بہاں ہو کر بولا۔

”بچر دو نوں ہاتھوں سے چھرہ ڈھانپ کر باقاعدہ رہنے
مجھی لگتا۔“

حیدر اور جگن شکھ خاصو شی سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں
”یکوں رڑ سے بارے ہو جائے جکن شکھ نے اٹھ گیں نکالیں۔“

”یار اُس طرح نہ گھورو۔۔۔ میں کمزور دل کا آدمی ہوں۔“ میخرا
جسپی ٹوٹی بھی کے ساتھ کہا۔

”تھیں بیٹھے دیوان صاحب اپنے پانچ انگریز دوستوں
کے ساتھ تشریف لائے۔ کلب کے ذریسے میلان کو بالکل شیشیں

طور پر احتراماً گھرا ہو جانا پڑا۔ حیدر بھی شامل تھا ان میں حالانکہ اسے
اپنی یہ حرکت ناگوار نہ تھی لیکن میخرا تھی بچر دوہوگا۔“ میرے پیارے دوست

”میخرا حسن مند ہوں گا۔“
جگن شکھ اس کا پیر پیڈا اٹھا کر اُس پر کچھ لکھنے لگا تھا پھر

”ایں بھر بھریے۔ جکن شکھ آہستہ سے بولا۔ اور پھر وہ اُنہاں
”چلی بارا یا ہوں۔ بڑا خوبصورت شہر ہے۔“

ادندھی پڑی تھی۔ شیلا چپ پاپ سہری کے قریب کھڑی ہو گئی۔

بھج میں نہیں اسراہ تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے؟ رہائی اُس کے متعلق
کیا سچے ہے؟ کیا سہا؟ اُس کا سرچپڑا تھا۔ نقاب پوش بھی فاموش

اُس کے تیچھے کھڑا تھا۔ اُس نے کچھ نہیں کہا۔ شیلا سوچی رہی اور اُس
کا سرچپڑا تارہ۔ وہ کہا سے؟ نہیں یہ نامکن ہے۔ قلعی نامکن۔

اس کی بیجا نے اسے مرجانا چاہیے۔ مرجانا چاہیے۔ ایسا حکوم
ہو رہا تھا جیسے سارا حکوم ایک لایعنی سی جنگلاہست بن کر رہا گیا ہو۔

پیر کا پردہ تھے۔ ایسا حکوم ہو رہا تھا جیسے کچھ دیر بعد وہ اپنی
قرت سے کھڑی بھی ترہ کے گی۔ یک بیک سارا کمرہ تھا جسکا تھا۔ تھوڑی
کے سامنے بڑے بڑے کاٹے دارے تیزی سے رقص کرنے لگے۔ وہ

دو تین بار راٹھاٹی اور دھم سے فرش پر اڑی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔
* نرمیا اسیٹ ظاہری اعتبار سے حیدر کو پسند آف۔ نرمیا خاص

ایک تھوڑا سا شہر تھا۔ مغارتوں کی ساخت کس حکوم پلانگ کی نہیں
تھی۔ بہت سیقے سے شہریا یا یا خدا۔ تھوڑوں کے ساتھ قاتا تھا جیسے
گئے تھے جن کے وسط میں سینیٹ سے بنے ہوئے ریگن گلوں کی قطایں
خیں اور ان گلوں میں مختلف قسم کے تھوڑے لارپوں نے لگائے گئے
تھے۔ پاکوں اور باغات کی بہتات نظر آئی۔ ابھی تک تو ایک ایسا

آدمی بھی نہیں دکھانی دیا تھا جسے مغلوں ایصال کہا جا سکت جساف
کھر سے باروں میں محنت مندرجہ قشت پا تھوں پر جل رہے تھے۔

کسی بھی چورا بے پر کوئی ٹرینیک کا اسٹیل نہ دکھانی دیا۔ اس کے باوجود
بھی ٹرینیک کے اصولوں کی پاندھیں باقاعدگی پائی جاتی تھی۔ حیدر کو منزل
مقصرہ دیک پہنچنے میں دشواری نہ ہوئی۔ وہ بیباں کے ایک باشدے

کے نام فرمی کا ایک خط لا یا تھا۔ لیکن یہ آدمی حیدر کو پسند نہ آیا۔ مٹورت
بھی سے پیدا شد معلوم ہوتا تھا۔ اُس کی بنی پین آنکھوں سے مکاری
مترش تھی۔ لگتے ہوئے سخت ہازوں سے ظاہر ہو رہا تھا۔

کے استھان سے بھی بھر بھر داقعہ ہے۔ یہ ایک بھوٹ سے ہوئی کا
مانکھا۔ حیدر نے اسے فریڈی کا خطا دیا جسے پڑھ کر اُس نے
نوری طور پر اسے زنی سے اجتناب کیا تھا۔ حیدر کے لیے بولی ہی میں
ایک کرمانوں رو دیا گی۔

”آپ کچھ دیر آرام فرمائیں سارجنت، بھر بھرے جو کچھ بھی
ہو سکے گا اس میں کرتا بھی نہیں رہا گا۔“ اُس نے کہا تھا۔

حیدر فرمی کے خط کے ستمون سے داقت نہیں تھا۔ اُس سے
یہ ملادرہ کیا۔ شام کو جگن شکھ خود اُس کے کرے میں آیا۔

”آپ تو پہنچے بھی بیباں آہستہ سے سارجنت ہے۔“ اُس نے
”چلی بارا یا ہوں۔ بڑا خوبصورت شہر ہے۔“

*

فریبی کو بھی اطلاع ملی کہ شدید صحت انگریز طور پر اپس آگئی ہے۔ حمید نے زیادا سیست میں اپس آکر دہان کے حالات کے بھی نہ صرف اسے آگاہ رکھنا تھا بلکہ راجا صاحب کے ایک اسے ذہنی پر مشتمل بھی ظاہر کیا تھا لیکن فریبی نے اس پر اسے زندگی کی تھی۔

"میں آپ شیلا سے مل چکے ہیں" حمید نے پوچھا۔

"شہیں۔ ویسے اس کی کہانی یہ ہے کہ وہ عجیج راہ مجبول

کر دوسری راہ پر جا لگی تھی۔ ڈاک ٹنکلے کے قریب ایک ادمی نے

جو خود بھی کاریں تھا اسے صحیح راستے پر لگا دینے کی پیش کش کی پہلے

اے ڈاک ٹنکلے میں چاٹنے پلانی اور چھڑا یک پکھے راستے پر تھی۔

شیلا کی گاڑی اس کی کار سے تیکھے تھی۔ پچھے دو حصے کا رجسٹر

ڈک گئی اور وہ تیکھے اتر کر اس کے بینن کا جایا جز دینے لگا چھڑاں

کی گاڑی کی طرف آیا اور گھر میں پر جھجک کر اس سے کہا کہ وہ بھی دما

پاس بردا کر بونٹ اٹھاٹے رکھتے تاکہ وہ بینن کی کوئی غریبی درست کرے۔

شیلا نے جو باہم تھا کہ پونٹ کو اٹھا۔ تھے رکھنے کی کیا مزدروں

ہے۔ اس پر اس نے بتایا کہ پونٹ کا سیکنڈ میجی پہنچے ہی سے خراب

ہے۔ لڑاک نے محروس کیا کہ وہ غلط سیانی سے کام میں رہا۔ لہذا

وہ اترنے میں پس و پیش کرنے لگا۔ ابھی نے بڑی بے تکانی سے

دروازہ مکھوں کی اس کا ہاتھ پر ڈالیا اور تیکھے تار نے کی کوشش کرنے

لگا۔ غالباً اسی چدوجہد کے دوران میں اس کے اور کوت کا بیٹن

تو ساہرا کا۔ بہر حال اس کا بیان ہے کہ اس نے اس کی پیش کی دیاں

معنی اور پچرہ دہ بہر شہری تھی۔ اس کے بعد کسی تہہ خانہ کی انکو

کھلی۔ جہاں ایک لباز ڈالا ناقاب پوش موجود تھا۔ اس کے ساتھ

کوئی بڑا تاؤ نہیں کیا گی۔ اس کے ساتھ ایک لڑکی اور بھی تھی پھر

ایک دن شیلا اور وہ لڑکی کسی کے ہاتھ فروخت کر دی گئی جو انھیں

ایک جیپ میں بچا رہا۔ راہ میں ایک جگہ

جیپ روک کر وہ رفع حاجت کے لیے تیکھے اتر ابھی تھا کہ وہ دنوں

جیپ سے اتر کر جگلیں ہیں گھس گئیں۔ رات اندر جھیری تھی۔ اس لیے

انھیں فراریں آسانی ہوئی اور کسی نہ کسی طرح بڑی پر قیمتی سیخ ہوتے

ہوتے شہر آپنے گئیں۔

"جگکی شاندی ہی تو کبھی سکے گی؟" حمید نے پوچھا۔

"نہیں۔ تہہ خانے سے باہر نکلتے وقت امن کی انکھوں

پر پیاس پاندھری گئی تھیں" فریبی نے کہا۔ مخصوصی دیر تک پچھے

سوچتا رہا پھر سکارس سے ایک سکارنیکاں کی اس کا سرکاٹھے لگا۔

"چلیے: یچھا جھوٹا اس کیس سے بھی" حمید نے طویل سانس

نقاپ پوش اس وقت اپری ہاں میں موجود تھا۔ تین بجے

پچھے تھے اور ہاں میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ وہ میز قابل آپ کے شہر میں مختبر کیس کیں اب بھی پایا جاتا ہے۔ ریاستوں میں تین

پریتی تھیں جس پر اس کے ہرگز شراب اور جوئے میں مشغول رہا کرتھے۔

نقاپ پوش مخصوصے مخصوصے تھے وہ قافی سے کلائی کی گھر میں پر نظر ڈالتا رہا۔

اظاہر ہے اس کے لیے تو مکون پرے راکیاں اٹھائیں جان

کر متوجہ ہو گیا پھر اس کے گھر مکون کا اپنارجہ بہتر ہاں میں داخل ہوا۔

"کام اپ کی بدایت کے معاشر ہیں ہوا ہے باس" مختبر اپنا

اٹھا کر ایک روسی پر ذات ہو گیا۔ مدن دو نوں کو شہر کے قریب

ہو چکا تھا مگر یہ بالکل نی بات تھی ہے یاں۔ کہیں وہ ہماری راہ

پر نکادے فریبی کو"۔

"کس سے کریں اور بھر شوت کہاں سے فراہم کریں کہ وہ محل ہے

میں ہوں گی"۔

حمید کچھ نہ بولا۔ جگن سنگھ نے بھی اسے اشارہ کی تھا کہ اس

مرضوع پر خاموش ہی رہے۔ کچھ دیر بعد وہ وہاں سے گھوڑتا ہوا اور

کلب سے باہر نکل کر جگن سنگھ بولا۔ تم نے بے تکمیل شروع کر دی

تھیں۔ سارجن۔ غیر آؤ۔ محل میں وال کافی مشکل ہے جس محل میں راجوا

صاحب کا قیام ہے وہاں پر نہ پر بھی نہیں مار سکتا۔ کڑا پھرہ رہتا

ہے جو بھی تھے۔ دیوان بھی نہیں جا سکتے، اس محل میں اسے ڈیز

بھی باہر ای رہتے ہیں۔ اندر کسی کا لگز نہیں سڑائے دو سپلو انزوں کے۔

وہ بھی بہت کم ہاہر آتے ہیں۔ کسی سے بات نہیں کرتے"۔

حمدیہ قاسو شہی رہا۔

"اُب چیلے اپ کو۔ ایک اسے ڈی سی کے کروٹ بھی دکھلے

را جا صاحب کی گوششی کی بنای پر بن آئی ہے ان ہرامزادوں کی وجہ

بھی چاہتا ہے کہ پھر تھے ہیں"۔

وہ حمید کو ایک ہوٹل میں لایا۔ جھوٹی سی خویں صورت بھگتی۔

بیرون کی وردیاں شفافت تھیں اور وہ سروں کے معاملے میں کافی

بے ساختہ بنس پڑے پھر مختبر نے بائیں آنکھ دبارکہ۔ کیوں نام

صاحب کیا خیال ہے؟ ان ہرامزادوں سے فرصت پاٹے کے بعد اپ

کامیابی ایک دھرم رکارڈ کا دیا جائے"۔

وقایت کے مختار نے گل بھلاتے ہیں"۔

حمدیہ کچھ نہ بولا۔ وہ سچ رہا تھا فدائی کے سارے لفڑی

ڈائیاگ رائٹر ہوتے جا رہے ہیں۔ سچ پر ایس کوڑی تھی کہ شکنے

ہیں کہ شاید شریقوں کا ہمینا دو بھر ہو جائے۔ وہ سوچتا اور بیوی ہوتا

ہے۔ اتنے میں قریب ہی کوئی بزرگی آواز میں بھینختا یا اور جگن سنگھ

کے کرے میں آہر کے۔ باری بھی کے کسی کرے سے والد کے نعمتے کی لذ

آہی تھی میکن بکدا ہنگ نہیں تھی۔ شاید کسی ریڈی لوگرام پر آغاز کا جنم

کرے والد کا ریکارڈ بجا یا جارب احترا۔

"خاموش ہی رہ کر دیکھنا" جگن سنگھ نے سرگوشی کی۔

اور بھر محمدی سنگھ دروازتے کی بھری سے جا لگی۔ دوسرے

مرے کے منظر پر لگاہ پڑتے ہیں۔ مکھیں جھپک لگیں۔

----- عورتیں پاچ خوش پوش اپنے انگریزوں کے

ساتھ والہ تھیں۔ چاراں ٹیکلو انڈرین تھیں اور ایک دیسی

حمدیہ محسوس کر رہا تھا کہ دیسی مورت کے پیر را گھر تارہ ہے تھے۔ وہ بس

اپنے پارٹنر کے ساتھ گھسی پھر بھی تھی۔ شاید اب ناچنا بھی نہیں آتھا

ریاست کا دیوان ریڈی لوگرام کے قریب کھڑا اشراط کی چیکیاں سے

رہا تھا۔ نہ قم ہمدا اور دوسری بے ہمدوگیاں شروع ہو گئیں پھر دیوان

نے تھیٹ کاریکارڈ لگادیا۔ وہ بھر تھے گئے۔

"چلو بس کرو" جگن نے حمید کے شانے پر با تھوڑا کسرگوشی کی۔

وہ دیس اس آگئے۔ میخ بر کے میں موجود تھا اور اس کے بیٹوں

چھپنی بھوٹی سکراہت تھی۔ حمید سے آنکھیں چار نہیں کر رہا تھا۔

"کیا پوچھے؟" اس نے جگن سے پوچھا۔

"دیسکی اور سردا" جگن نے کہا اور حمید سے پوچھا کہ وہ کی

پسند کرے گا۔

"محضہ اپانی" حمید نے محضہ میں سانس سے کہا اور وہ دو نوں

بے ساختہ بس پڑے پھر مختبر نے بائیں آنکھ دبارکہ۔ کیوں نام

صاحب کیا خیال ہے؟ ان ہرامزادوں سے فرست پاٹے کے بعد اپ

راونڈ کیا تم میرے کھن دفن کا انتظام بھی کر سکتے ہو اس

راونڈ کے بعد"۔

مختبر نے لگاتے رہے اور حمید شہرت سے بورہ ہوتا۔ وہ سوچ

۔ اس تھا کہ اپنے سید قائم آفاؤں کو خوش کرنے کے لیے ہم لوگ کتنا اگر

بلاتے ہیں۔ اس کا بس چلتا تو اس نہٹ کلب کو دانہ ٹھیکھے اڑا دیتا

"آپ کا منیر کیسے گوارا کرتا ہے جناب؟" جس نے

وقت بھی رہا اور مگر دبی تھی۔ جو کچھ کہر دبی تھی اس سے اس بھلے
کوئی طرح بھی سفر و نہیں کیا جاسکتا۔

"محلہ کی خدا تھا"

"اوہ بھر شکر تھا شانی بن گئی۔ فریدی نے کچھ سچھے ہوتے
کہا۔ وہ اس وقت اونچی تھی۔ جیکل کی آئی تھی اور بھر جنک پڑی
تھی اور بکھنے لگی تھی۔ لیکن کوئی بے شکن بات زبان سے نکلی۔ اس
در اصل سوتا چاہتی ہے:

"بھر سکتا ہے یہ بھر اونچتے ہوتے ذہن ہی کی پیداوار
ہوتے چھٹتے کہا۔

"وہاں کی زبان سے جو کچھ بھی نکلتا ہے بہر حال پہاڑ پر منتظر
رکھتا ہے۔"

"فیر اس وقت لیڈی انپکٹر مختار اکہاں ہو گی؟" حسید نے
کہا۔ وہ اگر دو اچھی طرح بول اور بھر سکتی ہے۔

"لیکن اس کی غز درست کیوں پیش آئی؟"

"شکل کا بیان اصل والا چھینتے جیب سے کافہ نکال کر

فریدی کے سامنے رکھ دیا۔

فریدی اسے دیکھتا رہا اور چہرے کی رنگت بڑی تھی۔
لیکن ٹکر دہ سب کچھ نہیں بلکہ میں اپنے جواہر پر گزری تھی۔ بس شیلا
کے اس بیان کی تردید کر دی تھی کہ وہ غزوہ تھی اسی عقیقی۔ اس بھلے

اس نے صاف صاف نکھانا کر شدائے کسی طرح اس نقاب پر پوش
کو اس پر اپنی کریاتھا کا میں ہر کے قریب پھر دیا جائے۔ فریدی

اس بیان کو پڑ کر مقرر تھی دیر تک کچھ سوچتا ہا پھر بولا۔ "لیکن اس کا لارا
کو اس کے پاس بھجننا بہت غز دری ہے۔ پھر اس نے خواب کاہیں
اکٹی فون پر لیڈی انپکٹر کلارا سے رابطہ قائم کر کے اسے شکل سے

ٹھنکی تاکید کی۔

کلارا نسلتا انگریز تھی لیکن بہت ذہین۔ اگر دو کے ملاوہ کوئی گورنری
زبانوں میں خاص استاد درجتی تھی جوان العمر تھی۔

"تم پھر دیں واپس جاؤ۔" فریدی نے حسید سے کہا۔
"مکباں"

"زبرداشت۔ اس اے ڈی سی پر نظر کھو:

"تباہ جاؤں! حسید نے یاں انگریز ہجھس پوچھا۔ لیکن نہ
کلارا کے پارچے اس بھلے دے ریکارڈ تھی:

"غزوہ تھر محسر ہرگز تو شاید کلارا بھی جائے۔ لگتے پہنچے جلا:

جس بھل میں اس سکھا تھا ہیں قیام کرنا۔ طلائع می ہے کہ وہ اپنی شایاں

زیادہ تر وہی لگا رتا ہے۔"

نے پھر تھی بھلی آنمازیں کہا۔
"کاربیاں تھیں؟"

"وہیں قریب ہی گھری تھی۔
"کچھیں؟" حسید نے پوچھا۔

"جی ہاں!"

"تم ہٹا کر بھری ہو۔ اس کلی سے چھوٹی سی چھوٹی کاربی نہیں
کوئی سکتی۔ میں نصیر آباد کے چھٹے چھٹے سے ماقبت ہوں۔ تا انکلک

تو اندھا گھنیوں سکتا۔ سواریوں کو سڑک بی پر اترنا پڑتا ہے۔ دیکھو
بھی جس طرح داکڑ سے مرمن کے متعلق کچھ چھپا ہا خدا ناک ہوتا ہے
آجی طرح پیشیں سے جرم کے شکلی چھپا۔ تم ابھی بھی بھر جو رو:

"وہی روپڑی۔ نور آبی بچکیاں ہی نہیں لگی۔ بُشکل تام چپے
بھوئی اور کچھ دیر بعد بولی۔ میں زبان سے نہیں کہہ سکتی جسے کافہ
تم دیکھے لکھ دوں گی۔ شیلابا جی نے منع کر دیا تھا لیکن..."

"لیکن تم بہت اچھی بھی ہو۔" حسید نے کہا اور صدر کی طرف
فرسکر بولا۔ اسیں کہیں تہبائی میں تیکھنے دیکھیے اور کاغذ قلم مہیا
کر دیجئے۔"

صادر اسے تحسین آئی نظروں سے دیکھتا ہوا اٹھی تھا۔
بھر کچھ دیر بعد صرف دبک دوڑنے کرے سیں رہ گئے۔ رہا کیا انپکٹر
صدر کسی ذمہ سے کرے میں پہنچا آیا تھا۔

"یار تم دبک کاں کے آدھی ہو۔" اس نے حسید سے کہا۔
خلدی اصلاحیت مغلوائی"

"کوئی خاص بات نہیں یا حسید ماش کے آئے کی طرح ایسجا
چارا ہتا۔"

۶۷

فریدی متھکا رہا۔ انمازیں لاٹپر بری میں بہل رہا تھا۔ پیشانی
پر سلوٹیں تھیں اور انکھیں بھری سوچ میں دوپی بھوئی تھیں۔ کبھی
کبھی تسلیت ٹھلے رکھ بھی جاتا۔

حسید پہنچا تو کسی تہیہ کے بغیر شدائی داستان چھڑا۔
"وہ رات بھر جاگی معلوم بھر جی تھی۔" فریدی نے کچھ کوچھ
ٹھرے کہا۔

"یعنی خواب سی؟" تھیں حسید مٹھنڈی سانس سے کر جو لایکافی
تھی رہی بھوئی:

"کہاں وہی سنائی اس نے بھی جو سورے میں چھکا تھا لیکن:
میں بھیں کیا؟"

"اُنہیں کا ایک جملہ بھیں ڈالے ہوئے ہے۔ باقی کرتے

"کیا ہے تا اس کا۔ صدر صاحب کے ساتھ مقیم ہے اس
کو والدین کو اطلاع دے دی گئی ہے؟"

"مطلوب یہ کہ بیان کی دیا اس نے یا صہب و میں وہیں
اگر ہوئی میں اس سے گفتگو کرنے کے بعد ہی کر سکوں گا۔"

"خراخراہ کلی پچندتے نہ کمال پیٹھیے گا۔"
"محیر رہی ہے اگر تکل آئیں؟"

چھپر فریدی اپنے بھلے کے پر مشدود سے بلا تھا اور شیلا
سے پوچھ پوچھ کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

"مسٹر شیلا ہے کہ آب ختم ہی کیجیے؟ پر مشدود تھے جواب
دیا۔ وہ تو ماپس آہی گئی ہے، اُسے کرنی گزندھی نہیں پہنچا۔ اُب

معاملات کو آگئے پڑھانے سے لازمی دینا گی کا اندر ہے؟
لیکن جناب۔ میرے پاس پہنچے ہی سے اسی قبیل کے کوئی

کیز اور جھیلی ہیں؟"

"کون سے کیزیں؟" پچھلے چھ ماہ کے عرصے میں شہر کی چالیس نوجوان رہیں
عائب ہو چکی ہیں جن کا آج تک کوئی مراجخ نہ ہے۔ الگ تھر شیلا
کسی بردہ فروش گروہ ہی کے باقاعدہ کوئی تھیں تو مجھے ان سے کافی ہو
ٹھنڈے کی ترقی رکھنے چاہیے:

"آپ کی غرضی ملنا پاہے ہے یہ مل بھی سمجھیے۔ پر مشدود
نے کہا۔

چھر جب رہ شیلا سے ملنے جا رہا تھا تو حسید نے بھی تیاری
شرود کر دیں فریدی نے اسے ساتھوں لے جانے سے انکار کر دیا

اور وہ جھلکا گر بولا۔ میرے فارسولا بھی من بیجھیے کہ دل پھینک د دل
پھینک قم کی رہا کیس کو قطبی پسند نہیں کرتے۔ کیا کچھ ہے یہ اُپ؟"

اور فریدی جو کچھ بھی کھجتا تھا اسے سمجھا سے بغیر ہی گرفخت
ہو گیا۔ حسید نے اس میں اپنی ترین محسوس کی اور وقتی طور پر بحید
پورہ ہوا لیکن بالآخر اس کی پر بکار ہو بری جل بی تو پڑی۔ اُس نے

سوچا۔ شیلا کے ساتھ ایک رہا کی اور بھی تو حقیقت ہجاؤ بکس مسلمان
سب انپکٹر کے ساتھ مقیم ہے۔ ابھی اپنے والدین کے پاس
نہیں بھیجی گئی۔

اُس نے فون پر کو والی اپنی راج کے بندرا اُنل کیسے اور صاف تھ
پس میں بولا۔ "ہو جاکہ دار لانگ۔" میں حسید ہوں۔ کیا رہا ہے
اُس رہا کیا؟"

ہو کس رہا کیا؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
"اماں۔ وہی جھر شیلا کے ساتھ آئی ہے۔"

چاہئے۔ اٹھا رائکنے آدمی رہے ہوں گے۔ اُس کے ساتھ اُسی

میں کچھ نہیں جائی۔ پشا لامبی بڑی اور اسیں بولی۔ مجھے

مجھے کسی لگتی تھی۔ شاید اسے سب پہ نہ تدا دیتا فریادی کو۔ مجھے بڑی

اپنے کھلادار نہیں کیے ہیں، ملکوں کی خود رہا۔ جتنا وہ اُتمیری بولے

بڑھتے تو ارتے؟“

”یہیں بھی میری راستہ۔ نتاب پریش نے کہا اور پہنچتے گھا پھر

برلا۔ قدم اور دستیں۔ پشا نے سر پر سارہ بارہم کا اتر کا کاب رنا

کریں گے۔ جو اسی سے بڑھتے ہوں۔ میری نامیے۔ جو اسی سے بڑھتے ہوں۔“

شیلا کو پھر سارہ بارہم کا اتر کا کاب رنا

قابل ہوئی تھار کسی سچ کے لئے

”یہیں تھام قدر کا راستہ ہے۔“

”میں نہیں کیجیا ہوں؟“

”وکیوں سا بارہم کی اور فہم کی اسکے لئے؟“

”چاری اسی اپنے تباہ نہ رہے۔“

”کوئی تھام کی اور فہم کی اسکے لئے؟“

”بڑھتے ہوں۔“

”کوئی تھام کی اور فہم کی اسکے لئے؟“

”میں نہیں کیجیا ہوں؟“

”میرم خانہ میں بڑھتے ہوں۔“

”کوئی تھام کی اور فہم کی اسکے لئے؟“

ایک بار پھر شالا کی تھیں اسی تہ تھانے میں بکھیں اور وہ اس

ٹرچ کا تھیں کی جیسے۔ اسی تہ تھانے میں بکھیں اور وہ اس

یتھی اسی پھر شالا کے تو سطھ سے شکارے سب کچھ اگھا اسی تھا اور

پھر شالا کو بھی کھلا کیے سا سستے سب کچھ اگھا اسی تھا اور

تباہ اسکا اسے تھا پر پوش سے اب ہی وقتو خدا بنا پئے گا۔

ٹرچ کی تھا اسکے لئے تھا کے تھے کریب کھڑی ہو رہا تھا۔

کھڑا اسکا اسے تھا پر بھی اور اسی دن رات کو وہ تھے تاریخی میں

رٹل کی براہمی صدر وادا میں تھا پھر کا انتقال راہی تھا۔

نے دوسرے بی دن احتشامات کو کی رہی اور شالا پر بھر دی۔

کے تھانے کے ساتھ تھے جونہ بڑا رکے دو مجھوں تھے کے تھے۔

پہلیں اس سے عالمی کو تھری کی ایسا رکشے دلا رکھے۔ آزادت کی تھی۔

اگھی تھی اس سے تباہ نہ رہے۔ پھر جانیا تھا۔ پھر جانیا تھا۔

وہ اس بڑا اس تھے تھلک تھی۔ دہلی میں تھے تھوڑتھوڑتے۔

محسوس تھا تھا چیزیں کی تھے بہت زندگی میں تھے اس کی پیشیں بڑیں۔

اور اسی سرگما وہ سرگا تھی۔ بیٹھی طرف پر قریب تھے تھا پر پوش

کے تھے جانیں بچھا ہو گا۔ لیکن اس کی تیریں بیٹ پڑی۔ آئی تورہ

اس پہنچنے میں دو دنے لئے اکبری تھا۔

شیلا کے سپتھے ہوتے تھیں میں سرگما دیں۔

”اچھا تو سونہ میری ایک ہے۔“

”میں بالکل نہیں کھیجی۔“

”میرم غاری میں شہزادوں کی زندگی سرکوئی۔ آزادی اور

فروریتی کی زندگی سونو۔“

”میر سکریوں کی وجہ سے ماحصلہ ہوئے۔“

”اخلاقیں کی وجہ سے ماحصلہ ہوئے۔“

”اخلاقیں کی وجہ سے ماحصلہ ہوئے۔“

اور اس کو میر شالا کی وجہ سے دیا گیا۔

میر اس کو ترقی حاصل کیے تھے۔

اس سے پہنچا تھا امام جعیت کے طور پر رہنے والے اسکے تھے۔

اس سے بہن خانے میں آئے داؤ کو لے کر پورا اپنے آدمیوں میں

دیا گیا۔ پھر بھی دہلی میں تھا اسی کی وجہ سے خانے میں اسکے تھے۔

چنانچہ اس کی کوشش رکھی۔ لیکن اسکے تھے کیا تھریت تھی۔

”اُس سے بھر جائیں۔“

بھائی کو سچے سارے سارے تھے۔

جید کھوئی سی سہلائے تھا اور وہ سکر کر لے۔“

”جی خوش ہو جائے گا۔“

”لیکن اگر مجھے کیوں وہ نیام کیا جائے گا۔“

”پرو ماں۔“ وہ تو بھائی سے پر تو بھائی سے ایک نہیں۔

گھر جاری ہے۔“

لکھا ہے کیوں کھوئی سا برگ بگا ہے۔ اس کے لیے اگر جو کوئی تھا تو جائز ہے۔

اوسرے خصوصیں کھوئے ہوئے کیوں کھوئی سا برگ بگا ہے۔

بے کوئی کے انتقال کا تاریخ دیتا ہے۔

بھوٹ وغیرہ وغیرہ کے پھاٹ کے تھے۔“

کی ساری میں میں کھوئی ہیں۔“

”جید خرچے کی کھنڈا پسند ہے۔“

تیر فرمانی سے ہرچوں میں خوش ہے۔“

کس تاریخی پیش کا درد و دلکش تھا۔“

اس سے سچا ہے۔“

یہیں پھر کے تھے۔“

لکھائی کو جن پر ہے کی طرف دیا گیا۔“

پرکش کردہ صرف لکھ بھوٹی تھے۔“

کھنڈا کی کھنڈا تھے۔“

کھنڈا کے تھے۔“

”وہ نہیں سمجھ سکتے۔“

انٹکے مالک سے میں تھے۔“

”جید سے سمجھ سکتے۔“

ہر کوئی کی تھی۔“

میر کوئی تھی۔“

کھنڈا کے تھے۔“

”کھنڈا کے تھے۔“

”میر کیسی سے جاؤں؟“

”میں بھی پھر شالا میں باستاریوں بیٹا جوں کا سمجھا گیا۔“

”متباہ سچا سچا سا بالکل حقیقت معلوم ہوتا ہے کیوں۔“

”فوجی پر کسی سچا سچا سا بالکل حقیقت معلوم ہوتا ہے کیوں۔“

”میرا نہیں وہ انہیں کیوں اس پر تھوڑتھوڑی کی کوشش دکی جائے؟“

”ادمیوں پر کچھ کی تھی۔“

”دیوبیس کی تھی۔“

”میں اگر کسے تو میر کے لئے تھا۔“

”میر کے لئے تھا۔“

”جید سے سمجھ سکتے۔“

”میر کے لئے تھا۔“

”میر کے لئے تھا۔“

”جید سے سمجھ سکتے۔“

ڈری ہوں؟
”میں بھی اپنے پا تھا میرے کار بولی۔“ خدا گواہ پورہ کوڑا:
”بھائی، تم نیک ہے تھا اسی کا دل تھا۔“
”انکار تو کر آؤں؟“
”جاڑ۔ جلدی واپس آؤ۔ میرا نجود غربہ جوں پہنچے تھے
سر ہے یا نہیں؟“
”پیش ہو۔ سماں پر باتا تھا کار بولی۔“ خدا گواہ پورہ کوڑا:
”بھائی تو کر آؤں؟“
”انکار تو کر آؤں؟“
”جاڑ۔ جلدی واپس آؤ۔ میرا نجود غربہ جوں پہنچے تھے
کے ادھر کا دل تھا۔“

وہ سمجھ کے اپنے ہیں آیا اور دیوان نے ہاتھ دھکی سے
”مکھ کر اس کا مقابلہ کیا۔“ اور دھونکا کا اپک تدرست و توانا
اوی خدا۔ شاید کوئی طور تھی تھی رہا۔ انداز بھی کہ رہے تھے۔
اکھوں کے سکاری اور کینی نزفی بھی صلیخی تھی۔
”کمی ہوئی ہی تھی۔“ یعنی اس مقام اسی تھا جو اپنے ہاتھ بحال
وہی پورہ بیٹھا۔ اسی قرائیم سے کچھ تو ہوئی؟“
”میرے دل میں خدا خود کو بدھوئی پورہ کرتا جا ہے۔ الٰہا کا راستہ
بے ہوش کرتا ہے دیوان اس سے کیا تھا ہے اور فرموئی صاحب
وادے تو استہ بھاری اونت سے اپنے خیالات کے رجھائی۔ ہر
کمی من تھے اس کے لیے ایک الک فندق قائم کیا ہے۔ میں اس
ریاست کا بام فرشتہ ہوں؟“
”اکت وہ۔“ جو صاحب؟ ”جیدے کھلا کر کرہا ہے۔“ اور
جھک جھک کر علام کرنے لگا۔ وہ ان جھیل اس کا شاد
تھی۔ تھی۔ اس کا تھا۔“ خدا خود کو بدھوئی پورہ کرتا جا ہے
اپ کی دل پھنسنے کا شامیں تھے۔ سیزہ کے کہاں اپ کو پورہ اونت
ٹھافت سے تھوڑی تھی تخلیق دے؟“
”کھاڑی خروں نے تھے کوئی تخلیق نہیں دی۔ سب سنت اپنے
اوی ہیں؟“
”اپ کا امام شریف؟“
”یا بالکل شریف اپ کو محل نام ستارا برس۔ درہ بہول
کے درجہ تھے تو سما جو جیدے کھو لیا ہے۔ بات یہ ہے کہ مجھے نام سے
نہ رہت ہے۔ بھلاکتا نے کرنے والات بھی۔ بالکل شریف۔ خدا جاں
والدین سے پیچھے تھے نام درہ محل ایک بخوبی نہ دعویٰ کیا تھا۔
چونکہ پیر سے والدین کی کوئی اولاد زندہ پورہ کی تھی اس سے کہاں بھی
صاحب نے فرمایا اس پا پیچھے پیدا ہوتے ہی وقت تاریخ اور وہ
غوث کرنا۔ میں اس کی مناسبت سے نام رکھو گوں۔ گا پیچہ زندہ
رہے گا۔ بلذایس اس فرمیں بھی بالکل شریف بھوں۔ باہمی حال ہی
میں شادی ہوتی ہے۔ سوچا گھر پھر اسی؟“
”دیکھنا شکنہ بے اپ کا؟“
”قی الحال تو پچھی ہیں۔ والد صاحب کہتے ہی کوئی بالکل
نام کا رہ جوں۔ اس یہ تھی شادی یا اضافہ بھاری کرتا جا ہے۔
اُن کے کار دریا میں بھی کھی کر کوڑہ کی متعدد اونت سے لکھا جا رہا
کے ادھر کا دل تھا۔“

”بیب میں یہ سماں پر باتا تھا کار بولی۔“ خدا گواہ پورہ کوڑا:
”جاءں گے۔ تم نیک ہے تھا اسی کا دل تھا۔“
”اچھا جس کا مطلب ہے کہ اسی کے لائق نہیں؟“
”کچھ۔ کچھ۔“ کامل ہے:
”اوہ۔ میں بھی تھا اسی کا دل تھا۔“ دیوان مکرا رایا۔

”سچھ بھی کیا کہ کہ رکھا طلب کروں؟“
”میں اپنے سچھے نام پر نہیں۔“ نام پر نہیں کہتے ہیں تھے۔
”اچھا ہے۔ کافی تھی تھا کہ تھا ہے۔“
”میں نے اس کا تھیں پر بول میں دیکھا ہے：“
”جی۔ اس کے ساتھ کام پڑتیں۔“ الگ کی اور چھپے پھر اسی
مقام پر واقع ہوتا تھا مجھی چل جاتا تھا نام۔ پورپ کی نفلت کے
مذاہیں ہیں جس کو بالکل لگھتے تھے راقی ہوتے ہیں۔ پورپ کے پیش
مقامات پر منی کا تھیں میرے ہم پورہ کرتا تھا۔ اس
یہ الگ روایا کسی پورہ کام سے پول برتو باتیں بھی ہے۔ بیان تو منی
جنون میں چل جاتا تھا۔“
”بال کی کھل رکھتا ہے کی فائدہ ڈال لٹک میں انھیں بد
کرے۔ میں یہی جاؤ۔ مجھے تم سے مذاہیت ہے کہ تم نے کھانے سے
قبل مجھے چلانی تھی؟“
”غلام پناہ۔ تم پتی جوڑا“
”کیوں؟“
”شریعت اور عترت مجھے اپنی نہیں بلکہ“
”اور خود پورے پورے ہر سو بیرونی اساتذہ کا شان
مندان۔“
”میں نہیں پڑتا۔“
”مکھ اس سے تھا۔“
”مکھ اس سے تھا۔“
”سماں کی جعلی کسی کوئی ہوں۔“
”نوچ پھری سیڑیں بنانے سے سوونی بھی پھرست کی؟“
”الفاظ سے کھلیتے ہیں۔“
”یہ زندگی اتنا لٹکا کیا ہے تو کیسی ہے؟“
”لٹکنے کی بیوں کری کر لے۔“
”انتے میں ہر کل کا سیخڑ پر کھلا جا کوئی کل ملت آیا۔“
”سچھ۔ جناب؟“ وہ ما بچا بھرالا۔ دیوان صاحب نے اپ
کو سلام لرا ہے۔
”و میکم اسلام۔“ جیدے پڑے خلوس سے کہا۔ ”میری طرف
سے دیکھی کر دینا۔“
”چج۔ جناب۔“
”ای کار در بارے؟“
”ای کار در بارے؟“
”ایں نہیں کھما۔“
”کچھ پڑے کامل ہے۔“
”اوہ۔ میں بھی تھا اسی کا دل تھا۔“ دیوان مکرا رایا۔
”تم پتیں پتیں۔“
”جی۔ اچھا تو پھر اسی کا دل تھا۔“ سچھ نام تو کمی نہیں۔

"کیوں؟ وہ لفاظ پوش؟"
 "میں مار وہ نتھا پر اشیت میں خامی ہیرت کرتے
 ہے۔ کوئی بیوی جانتا کہ دکون ہے مالا دکب جانتے ہیں کافی
 قریب پر سود کے علاوہ اور کوئی بیوی ہر دکن"

*
 "اے فریڈی سی پروردہ فریڈی مختکرا اندراز میں برٹلیا اور پھر
 کسی سوچ میں تم بیوی۔ جنگلیوں میں دیبا اسکار کی کا چکا تھا۔
 اس کے کلارولی ریال زردا شیش والی گفتگو سی تھی۔ پھر دیکھا اس
 کے کلارولی لفڑی کھانا اسی کے سماں تھا نہ پڑھا جاتے ہر جگہے
 پرلا۔ توہاں کے دو لوگوں کا عام طور پر بیوی خالی ہے کس اسی وجہی
 پر سودی ہیں!"

"عام طور پر بیوی خالی کے نقاب پوش پروردہ بی ہے جو
 بڑا نہ کے یہ اس طرح کے دو کے دو کے دو کے دو کے دو کے دو کے
 لیکن جیسی کوئی دیوانے دعوت دی تھی؟ فریڈی شکرہ
 گفتگو کا بیان بے کسی کوئی عطا کے حاشے والا بیوی نقاب
 پوش ہے جو بیٹھی بکرا سی ہرولی ہیں، اس قسم کی حرثیں بکھرا تھا۔"
 فریڈی پھر کسی سوچ میں پیلی ایسے سلیم ہر دہ تھا جسے
 کلارولی اس سے کچھ کچھ کہنے کے پیچے تھا۔ کیونکہ اس کا سماں
 نے کچھ کہنے کے کے ہرولی کو بیٹھ دی یہیں پھر خاموش رہ گئی۔
 دعشا فریڈی نے اس کی لفڑی کھکھرا کہا۔ غلبائی تیریں ہی تاں دو کے
 بارے میں یہ چھانچا جاتی ہوئیں نے پر دعست دھوکا کھایا اور
 وہ لوگ شیلا کو پھرے ہے؟"
 "پھر اڑے اڑے؟ کلا راتریا بچ جچ پڑی۔
 "اے فریڈی نے ظوبی سانس میں تم اگری سے رنگ پھپٹے
 جھپٹے کوں توں بھیں ایک بھیسا سارے کاٹا۔
 "میں نہیں کبھی یا۔"
 "وہ تاصلوم آؤ جیماری نفق و حوت کی گلائی کا تازہ تھا۔
 میں نے مندروں سے باٹیں ایسی جگہ ہر کروں کی پلٹر کھنکی کو کشش
 کی تھی، جو بیوی دافت محفوظ ترین تھی میں۔ فریڈی قاموش
 ہو گئی اور کلارا استھناہیں اندراز میں اس کے چھرے پنچھے تھے۔
 "اوڑ پھر۔۔۔ تریکی کھکھرے دیدیلا۔۔۔ نہیں بکس کا دکس اس
 نے کسی جانب سے عکسی۔ سرکے پچھے جھٹے پکوئی ورزق پھر
 ماری تھی اور یہی بہر شہوگی تھا لیکن اب بھجے تو قریبے
 کوہہ جلدی ہاتھ آ جاتے ہا۔
 "میں طرح؟"

"سیسا۔" اس نے ٹکڑہ آماز میں پکڑا لیکن مرسٹ پوپو پہنہ
 کی آماز میں اندر جسے میں کوئی تھی رہی۔ شاید اس کا انتہا دیا جائے تھا
 "خڑک داں کھلی مار دوں گا۔" حسد نے پھر کلارا اور سہری
 کی طرف ریکھ لے گا۔ لیکن اب تو دیسیکا ششی کی آزادی میں
 نہیں اڑ بیسیں سہری کے قریب پہنچ کر اس سے پیچے پا جو کھڑک
 دیا۔ وہ سرے پیٹھے مسلوں پر سہری خالی ہے۔ وہ آپنے کر
 کھڑا ہو گیا۔ ٹپلوں اور جیکٹ اس سے اپنے سرہانے ہی ڈال لی
 تھی۔ جلدی جلدی سپنک سرٹ اس کا کھلپا اور جیکٹ پینی
 اور پولو اور سبھاں پر جا درج ہے کے تھے بی رکھا تھا کا مارٹر
 میں بکھل آیا۔ یہاں بھی اندر جسرا ہی تھا۔ شاید پرے ہر لکھ کا نہیں
 آتی کہ دیا اسی تھا کیونکہ کسی کے کو روشن کاں میں بی رکھنی نہیں
 وکھنی دے رہی تھی۔ وہ تیری سے آگے بی حصہ جیلا کی اور نہیں
 لے پردا کیے تھے آندھی اور طوفان کی طرح ریختے ہیں اور پیٹھے
 سکرانی سماں نے پیٹھے کی تھا۔ دش و دوڑی تھے اور فرش پر جو سر
 بہر تھے۔ جلدی کرنے کے سے پہنچے اس کے سرخ پر سہنے پڑاں
 تھی۔ وہ چھوڑ پڑھر کہا تھا اس کے سے آزاد ہو گا۔
 آخر اس نے بیعنی پوکوں کے نام نے کر دیں پھر کھڑا خڑوں پر
 دیا پھر بال رہش ہر کوئی اور دوسرے جسیں کو اپنی طرف پڑھنے
 نظر نہیں۔ اس کی کرفت میں جو جنگی کا گھر تھا۔ حسد نے پھر کھڑا
 دیا اور دوسرے دو پہنچے تو سرے پیٹھے کی جیہد کا رینہ بھی نہیں
 آیا۔ وہ سرخوں کے قدم وکل کے بعد میخڑی فرش پر جو رہا۔
 "آیتا زیری کیوں کیا ہے؟" حمدیہ ایسا ہے۔
 "کوئی دیکھنے کو نہیں دیکھا۔" دیروں نے اپنے ہاتھا کا دست
 حمدیہ نے تکمیل کر دیکھ ریکھ پر ڈال دیا اور دیکھنے کا
 بولی۔ کیا کوئی اس ہے؟
 "شش اپ۔" سچا نہیں۔ اسی نہیں کوئی دیکھ ریکھ دیں۔
 حمدیہ نے تکمیل کر دیکھ ریکھ پر ڈال دیا اور دیکھنے کا
 باتوں کے خلاف ملہ سوئی تھی۔ لیکن اس کی دو سے
 گوشی سی۔ دفعتی حمدیہ نے سیاہ جوچ کی اور دیکھل پڑا۔
 *

"کون ہے قبڑا رے حمدیہ دہا۔" اور یہیے ہی تیری سے
 سرخ پر دیکھ ریکھ کی لیکن لا جامن، سرخ کی آن کرنے
 پر ملہ رہش ہی نہیں۔ غلبائی میں سوچ آتی کہ دیا گیا تھا۔

فریبی سے مولائیہ کو جو شکنہ تھا نے کا سب سے بچانا آدمی ہے۔
تالیما اُسی وقت کا جیبہ مدد بھائی میں پوشی کے علاوہ
میں رہتا تھا۔

کوئی جو سن لے نے اُس مکان کی شاندی کی اور بولا۔ "اب تو
اُس کا بھت بڑا کاروبار ہے جناب"۔
مکی اُس کا اٹاک بھی اسی مکان میں رہتا تھا!

"جی ماں جناب! جو بھر نکلے کہا ہے میں نے دیکھے ہیں
وہ بہتر تھا نے جیاں ہزاروں بوکوں اور یورپ کا اٹاک رہتا تھا۔
شراب کا سکون بھی بھتی جاتا"

"لیکا وہ جنت خاتے کی قسم کے بیرونی پر کام کرتے ہیں؟"
"جی ماں سارا جیل کا کیم ہے ایک بارہ تاریں میں کچھ
گورپر ہر گئی اور بہتر تھاتے چڑھ دن بھی مکھ کے تھے۔
حمد بھائی کی دکان و دیوان ہرگز تھی"

"ہوش اچھا! فریبی! مختسباً بول۔ اس پر بچھ کا تکڑہ
کی سے آئے پائے۔"
پھر جو اسچ تھے بھی بولوا۔ اپ کا کافی وقت پر بادا ہوا۔
فریبی دفتر میں آیا۔ کلام اُسی کی لڑکی پر راجحان تھی۔ فریبی
کو دیکھ کر اس نے مختسباً جا بلکن فریبی کا اپنے مختسباً بول۔ میتھی تھی۔
بیچی سر ہو۔
"ہو ذریں بیز کے کوئے پر ٹک لیا اور جیب سے مکان کا
کام کا برقرارر تھا۔

"کیا باری تو یورپ کی تھی۔ کھلا رہے پوچھا۔

"مختسباً سے مٹھے کے پر پورے متعین ملعوبات حاصل کی ہیں
چکنی خاص نہیں۔ وہ بھی بھتی کہتا ہے کہ اسیت کے درجہ خاص
پر سود کی صفت سے بدگان ہیں۔ وہ اس حد تک نہیں جا سکت اور
ہر ہائی اسی قسم کی قوت نہیں کر سکتے۔ کوئی اوری ہے۔ اور
اپنے چامان ان لوگوں کے سرخچی پس کو کش کر رہا ہے۔ تم فدا
ڈاڑھیکری میں مدد بھائی داؤن ڈیکھ کر بیرونی پر تروکھتھا۔
یہ مدد بھائی ہمارا سے کوئی کا؟" کھلا رہے مبارکہ تھے۔

"وکھوکھو۔ تم فریبی نے خفک بھی کہا۔

کلام را ڈرکر یہی کے اولادی اٹھتے کی پھر تھری دی ویجیوں۔
"مختسبی ایسٹ نات دیسکس"

فریبی نے فون پر بڑا کی کہ اور بیسوس بول۔ "کمود
محماں۔ ہر ہو۔ فون پر بلاشبہ شکر کی۔
وہ سیسیر کر کان سے لگائے خداویں گھوڑتارا پھر کچھ دیر

"اپ کا خالی بالکل درست ہے۔ فریبی اسے ٹوٹنے والی
نغموں سے دیکھتا ہوا بول۔" کی وجہ سے اس طرح اپ کا کوت اتنا
کوت است ہے کہ اپ کو پہنچنے میں"

"بھی ماں۔ ملکن کے پیور کوٹ کے متعلق میں پہنچنے کی
چاکت ہے اور شاپر کوت کے متعلق میں پہنچنے کی بنا پر جوں کر
اُس رات وہ میرے پاس نہیں تھا"

"جیا وہ اسی کاریں بھی استعمال کر سکتا ہے جن پر اسیت کے
جنہنے لے گئے جل"۔

"ایسی ساری کاریں اُس کے استعمال میں رہتی ہیں۔ بات
یہ ہے کہ بڑا سون کو اس پرست زیادہ احتقاد ہے"

"اچھا دیوان کے متعلق کیا فناہ ہے؟"
وہ پست اچھا۔ بہت بڑا۔ میاں غریب ہے یا میں اس حد
تک نہیں کر اسیت کی مد نیا کے ذریعے پر جو ہے"

"اچھا اب اجازت دیجیے۔ فریبی مصلحت کے لیے
اپنا جو خاص اہم بولوا۔ اپ کا کافی وقت پر بادا ہوا"

"جی نہیں۔ قطعی نہیں۔ لیکے افسوس ہے کہ بھی تک اپ
کے کسی کام اس سکا میقین یہیں۔ میں شیخ کے لیے بہت پریشان
ہوں۔ کیونکہ وہ پرست یہک لڑاکے ہے۔ میں دھرمیت۔ میں دی

مرست اُسی ایک بخوبی نظر سے نہیں دیکھا جس کے لیے وہ دینا ہے
بڑی خوشیوں کی مانک سے جیا۔"
ویسے۔ فریبی نے طرفی مانسیں۔ جو کچھ نہ رہا ہے۔

کوہا ہو۔ آگے الٹکی صرفی۔
لیکن تو پست بڑی بھر ہے۔
اُس کے کوارے سے بکار اسکریپری دیسک اور اسکریپری
رہا پھر بول۔ "سیچھ مدد بھائی تو شاید اپ کے ہی علاقے میں کیس
رہتا ہے۔"

"چاقی بات بگئی۔ سب جس زندگی میں، یہاں صا
ہیتے والوں کی پاتا تھا تھنہ اہل یا اور اسچارج کو
خواہوں سے پا پھنگ کی تراوید ہوئی قصیں"

"شکر ہی کا تراوید تھا۔ فریبی نے پوچھا۔
"جی ماں۔ مختسباً بلکہ بھی ہے"

"اپ کہاں رہتا ہے؟"

"اپ ترہے۔ مختسبیں۔ شایدیں بھرتا ہوں۔ دُڑا ٹھریہ"

اُس نے تیر پر بھی پریلی گھٹتی جیا۔ اور اکرے سے میں واپس ہو۔

"خالدار اور علیحدہ کو بیلا؟" اچھا جسے اُس سے کہا اور

بیٹھی بھیلیت سوت پر مجھ کی۔ دفتر میں عام طور پر شور کر کر
وہ بھی نہ کسی طرح فریبی کو شادی پر آمادہ ہی کرے کی اور افریزی
نے مٹکر رکی تو وہ نہ صرف تارک المیہا برو جا کے لیے بکھریں
بے منزہ مارکسی سادھوں کو حقیقی بھتھا ہوں۔ فریبی اسے اُس
میں چھوڑ لیزدی سوچی جس کی جاگہ میں ہو گی۔ کوئی منزشوں سے ملنے
یکسیں ہی ملاقات مجدد ہوئی کیونکہ کوئی منزشوں کاں نے ملنے کھا۔

فریبی اُس کے کریٹیاں تھیں تو اسکی بھرپوری کو سختی
اُسے دیکھتے ہیں جل اُسی طرح اسی تھی اور اسی تھی میں فریبی کی
انعامات تو اسی سبقتی سے مٹا توکر کر دیتے ہیں لیکن فریبی کی سروی
مکار است ہے سارا جو شنیدا اور دیا دھونے پھرستے اور اساز
میں سکرنا تھا اپنی بول۔ تشریف رکھے جاتا۔ جیسے اس کی اصلاح
بلی کے کریٹیاں اپس اُنگی۔ کیا یہ درست ہے؟"

"جی ماں بھی درست حقیقتی ہات لیکن اب بھی پھر اس
کی عاشی ہے"

کوئی بھی اسی پرچھت کے اکابر کے ساتھی سے اسحقی متفاہ
سمی کیا۔ میں نہیں کبھی کہا ہیں۔ بیاست کے لارج بھتھے ہیں کہ اس
حرب اُن سکے کیے رہیں فریبی کی جاتی ہیں۔ ملک بھاں تھا۔

کہ بیٹھتے ہیں کوہ ناقب پر سو دے خلادی اور کوہ ناقب پر سو دے
دستان لیکن دوسری بار غائب ہو جائے تو تھفیل سے گیو ریاں ہیں
اتھا بھاہا بھاہا بھاہا بھاہا بھاہا بھاہا بھاہا بھاہا بھاہا

"میں؟" فریبی نے ایک ٹھیک سانسی اور کلکا ناونی کی
بیلی۔ ماں تو بتائیں کہ پرمندھر پر اس کو وحشی کیوں ہے؟
اور وہ تو کہر ہے ہیں کیا کلارے دو قلکے اندر اندھیاں دو بارہ

زندگی کوہ بھیتے ہے مرفت پر عورت کا دلوں کی دھمکی دے کر میں ہیں
پہنچانا چاہتا ہوں۔ کاہی سانس کرنے کے لئے کلے بھتھے ہیں پریشان ہوں۔
کچھ اکاپ کریں گے؟" کھلا رہے پرکھا شے بھر ہے، پیچے

"پیچھے بھی نہیں۔ سب عجائب ہیں کہیں تھنہا کے لیے اس
ملکے میں نہیں آیا۔ بھتھے تھنہا پھی بھاں ہیں ہے اُس کے کہیں
زیادہ ہیزے منتکت اور اول کے پیچھے سے دھول رہتے ہیں"

چالا ہے۔ تو کہہ بھیتھے بھیتھے بھیتھے بھیتھے بھیتھے
لیکن وہ اتنا بڑا آدمی نہیں ہو سکت۔ جی۔ اسے بھی درست ہے کہ
وہ اسیت میں بہت بیتنے والا ہے لیکن جیاں تک اس کے علاقے

ثبوت ہے۔ پہنچا کے سارا ہے اچھا جس کوئی بھی اسی کا ایک
ٹھیک سوچیں۔ پہنچا جائیں گے۔ اس کے ساتھیوں کے ساتھ
اور کلارے کے چھپے میں پہنچا جائیں گے۔ اس کے ساتھیوں کے ساتھ

"چھکر کی حقیقت کریتے ہیں گا؟ اور اس" اُس نے کہا اور زخم
ہی سکارہ مٹکا شے کھا۔

"حقیقت سے کی مراد سے آپ کی؟" "میں ان بھروسوں کو حقیقی بھتھا ہوں۔ جیوں میں کوہ طور پر
کریٹی کے کریٹی کے سر پر کوئی درخیز جائز ہے بھرپور

کے حقیقت کے کریٹی کے سر پر کوئی درخیز جائز ہے بھرپور
وہ بھاں کی درست کے درخاست کرے۔"

"وہ بھیتھے بھیتھے بھیتھے بھیتھے بھیتھے بھیتھے بھیتھے
کی ساری درست اسکی پذیر ہے کہ پرمندھر کے خلادی کی اور اس
کی ساری درست اسکی پذیر ہے کہ پرمندھر کے خلادی کی اور اسکو

ار کا بھوپل میں قتل پڑے ہیں۔ بیاست کے لارج بھتھے ہیں کہ اس
حرب اُن سکے کیے رہیں فریبی کی جاتی ہیں۔ ملک بھاں تھا۔
کہ بیٹھتے ہیں کوہ ناقب پر سو دے خلادی اور کوہ ناقب پر سو دے
دستان لیکن قیطی ناقب پر سو دے خلادی اور کوہ ناقب پر سو دے
تباہا بھاہا بھاہا بھاہا بھاہا بھاہا بھاہا بھاہا بھاہا بھاہا

"بھی؟" ماں تو بتائیں کہ پرمندھر پر اس کو دھوکہ دیا جائے ہے؟
اور وہ تو کہر ہے ہیں کیا کلارے دو قلکے اندر اندھیاں دو بارہ

کلارے دو قلکے اندر اندھیاں دو بارہ دو قلکے اندر اندھیاں دو بارہ
کاہی سانس کرنے پڑے گا۔" پھر اکاپ کریں گے؟" کھلا رہے پرکھا شے بھر ہے، پیچے

"پیچھے بھی نہیں۔ سب عجائب ہیں کہیں تھنہا کے لیے اس
ملکے میں نہیں آیا۔ بھتھے تھنہا پھی بھاں ہیں ہے اُس کے کہیں
زیادہ ہیزے منتکت اور اول کے پیچھے سے دھول رہتے ہیں"

چالا ہے۔ تو کہہ بھیتھے بھیتھے بھیتھے بھیتھے بھیتھے
لیکن وہ اتنا بڑا آدمی نہیں ہو سکت۔ جی۔ اسے بھی درست ہے کہ
وہ اسیت میں بہت بیتنے والا ہے لیکن جیاں تک اس کے علاقے

کھلا رہا ہے۔ اس کے ساتھیوں کے ساتھیوں کے ساتھیوں کے ساتھ
تھیں وہیں۔ پہنچا جائیں گے۔ اس کے ساتھیوں کے ساتھیوں کے ساتھ

اور کلارے کے چھپے میں پہنچا جائیں گے۔ اس کے ساتھیوں کے ساتھ

کھانی تھی، اس نے منسلک کی کوشش تو کوئی بین پر جھوہری ہو گئی۔
قبل اس کے کردبارہ اٹھ کتے فریبی تھے کافی فاسکے سے اس پر
چھپا لگ کھادی اور دوڑنے کی لگیتا چلا گی۔ نقاپ پوچ کوشش
کر رہا تھا کسی بارے میں اس کی کرفت از ازاد بھروسے۔ فریبی کو رفیع
کھوست ڈالا لیکن فریبی کی خواصی از کرفت سے نکل کا۔

"گرفت سے کیا ہے؟ آمازیں تربیت آقی جاری ہیں۔
سامنہ ہی پتی ملکی روشنی سی کجی کجی ان پر جا تھی۔ غالباً اس سے
والوں میں سے کسی کا تھیں پہنچنے سیبیں کی تھیں۔
آؤ کوئی فریبی سے جایا جوچ کر کہا۔ جوچ پر جوکی بھی ہے
کون سے کیا ہے؟ پھر امازیں آئیں۔

نقاپ پوچ و خدا نہ اذیں فریبی کی لیاں پر نہ مارتے
کی کوشش کر رہا تھا۔ دعوت اور دوڑنے پر وسکیں کی دشیں اگئے۔
ارسے کون ہے؟ کوئی جھانا۔ اور ہر نقاپ پر پوش۔
نقاپ پوچیں "پھر دوڑنے کی کھل جائیں۔
جا سے تیاں جائے۔ جائے پیٹے۔ بخجج جمع رہا تھا۔

استیں فریبی سے اسے کھل جائیں۔ داڑھ کے داڑھ کا را در
دہ رکے کھل جائیں۔

UZAIR ABDULLAH
Dispensing Opticians (SUB)
Optometry & Low Vision
(D.O.E V-UniSA)
CONSULTANT OPTOMETRIST

محترم ارصفہن کے نال انتہا کی اعلیٰ ترقیات

میں کہتا ہوں: الگر قافنہن کو نظر کھتے
ہو تو اجتنامی کو شکشوں سے اسے بدلتے ل
کوئی کیوں نہیں کرتے۔ اگر اس کی تھتی نہیں
ہے تو تمہیں اسی ناقلوں کا پانڈرہ مبتا پڑے گا!
اگر قم اجتنامی کی خشتی سے اس کے خلاف اداز
ہیں احتماً کوئی ناقلوں کا مطلب نہ ہے کہ تم اسے
ستقق ہو۔ اب اگر متنی، سونے کے باوجود بھی تم
اس کی صفت سے نکلنے کی کوشش کرو تو تمہاری
سزاوت بھی ہونی پا جائے۔

تھاں تھوڑے ہر ساتھ۔ ابھی سک کرنی خاص ہو خواری پیش نہیں آئی
تھی۔ پھر وہ شہر سے با رہی تکلیف آیا۔ جس کی رفتاریں کی وفا
تھے جنکی اس سے بخود کر دیکھی۔ اور کسی پورا سانچی کا پیش نہیں کیا
تھا۔ ایک سیکھ سید بادا مزید پڑھ گی۔ سوڑ سانچل کا پیش پیر پر اندر
آئا۔ اور اس پر وہ تجویز کی تحریف رکھی کے اب جوچی نزدیک ہوتی

مقدمہ ہو بھی تکمیل کیا۔ اس سے بخوبی پہنچا۔ اسی پار تھا پ
پوچھ سے دیکھا۔ اس سے بخوبی پہنچا۔ اسی پار تھا کہ میرے میں
اس تنہیں کیا۔ پھر جس سب ایک پکھڑتے پہنچا۔ اسی پار تھا
کہ میں آئے پر تھا پیش تھے جوچ کر دیکھی۔ سوڑ سانچل اس کی
تھا۔ ابھی تھا۔ پہنچا۔ اسی پار تھا پیش پکھ پکھ کی ملک مل کی
زراستی جو شوچ کے۔ سوڑ سانچل اس پر جوچ کی ملک مل کی رفتار کی رجی سے
باز تھی۔ تھا کر کرے والا کافی چالاک مدد و معاشر پیش کیا
جسپ کی صد و سوں دا خود دیں دا خود بیو۔ سوڑ سانچل اس پر جوچ
پیش کی جوچ تھی۔ سیپاں سانچل میں میں اسی پار تھا۔ اسی پار تھا
پیش کی جوچ تھی۔ سیپاں سانچل میں میں اسی پار تھا۔ اسی پار تھا
پیش کی جوچ تھی۔ سیپاں سانچل میں میں اسی پار تھا۔ اسی پار تھا۔
ایک بھی رجی سے باہر رکھا۔ پھر جس سب اسے پیش کیا۔ اسی پار تھا۔

فریبی شے بھی سوڑ سانچل نی رفتار پر جان اور حملات کی وجہ
میں کھٹک پاڑی کی جوچ کی جگہ اسے ایسا حسرہ جا چھیسے جسپ کی
رفتار کیم جوچی ہو۔ اسکی نیچی رفتار کیم جوچ کی خدا شکنی کی وجہ
کیا کہ رکھتے۔ پکھ دوڑ جوچ کی جوچ کی اسی اور اس کی تھب پر سے
قدارم بالڑکی اور رفتار پیش اچل جا۔ سانچل فریبی سے پیش کیا۔
سانچل میں دیو اور ایک رفتار سچے جانے پڑے۔ اسی پار تھا۔ سوڑ سانچل سار
چھپا کی پاڑ میں اور دوڑ پیش و مل کے پول تھے۔ اس میں اس
جیتے بھی ایک جوچ اسی عطا۔ دعوت اس کی خوشی اور حملات کی وجہ

جان پیچا دیو کو جوچی کان کے پاس سے نکلی جی شا بیٹھیں
کی پر مشکی دوڑ منی پڑتی۔ اسی اور اس کی ایک رفتار
بالڑکی رفتار پڑتارہ۔ دیے اسے اندراہ میں کافی رکھنے پڑے۔
چھپا کی ایک جوچ اسی میں کوئی امداد نہیں کیا۔ اسی پار تھا
کی باڑھ پیچلا گلکی پری۔ اور حسرہ کا آواز اس پاس کی ملکوں
کے ملکوں کو پیش کر دیا تھا۔ چاروں رفت اسے اسی ایک جوچ
اور کچھ لوگ تو کیس دوسرے کے نام سے کی کیا رہتے۔ پھر جس سے
رہے تھے کی مدد اسے فریبی کی تھی۔ سوڑ سانچل کا پیش پکھ دوڑ
رما تھا۔ دفعت ایک سبک پیچے مل کے نیز اسی ایک جوچ کی وجہ
کی تھی اور کافی تھی۔

"میں تکریمہ ہو گیں بس۔" پھر مقدمہ خاری سامنے کے کیوں
جیب وہ مچکا ہے اسی انفلو اسے تو بھی بھٹکا جا ہے کہ وہ میں مقتضی
کے تریب پہنچ کیا۔ اسے اور کسی جوچ کی وجہ پر جھوکیں دی جائیں گے؟"
"تھا میں اس کی پروظا نقش و حرکت کی جوچ بھی بل رہی
ہیں تم جسے کیا کہتے ہوئے؟"

"میں پھر کہوں گا کہ اس پر میرے راستے میں پیش
موقع کھو دیا۔ اس کے پڑھنے شکار کا خانہ تک رکھ کے۔"
"میں اسے سیم دینا چاہتا ہوں۔ نہیں پیش
ملنے کی مزدودت نہیں۔ کوئی نہیں بات نہیں دیتے تم اس کاٹھکے
ستقق کی سے کچھ کہنا۔"

"سچ سے ملک پڑھ دیں ہے؟"
"مشت اپ تھا۔ کھل کر خاری اس کے پڑھنے پہنچا اور جاریوں کے سویں
جیب سے کچھ کا بیٹھتھی۔ کام کیں گی۔ قصدیت ہو گئی؟" اس نہیں
"اک پتھر اس کا مراخ غلبے کی جیسا خیال ہے۔ بھی اسکے لیے
سکبھاں سکھاں۔"

"مشلا سے میں نے تہریا نہیں کی ساخت کے بارے میں
پہنچا اور اس نہیں کیا تھا کہ وہ شراب مخفوق رکھنے کے گودام
کی ہر سعیتیں۔ مشلا سے تھے کی سچھا؟" نقاپ پوچھنے سے خاطر ہے
کہیں نہیں آیا تھا کہ ماں وہ مجھ کوں غسل اس اسراز میں پول رہا۔ ایک
پرستش کے مطاقتی سی بھی کوئی بلنا نہیں کیے۔ پھر مشلا اس اور اس
کوڈا مولوں کی ایک بارہتاشی کی گئی تھی بلنا نہیں کیے جوچ کی دینا چاہیے۔
فریبی نے حماشوں ہو کر سکار سکھلکیا اور پھر بیچ دیستان
بھی دیکھا۔

"آپ بھی اپنی بادشاہت کی بنا پر کہوں پوچھتے ہے
بیانے ہی نہ فریبی؟" کلام رائے کے بھیں آپ نہیں تو سے دیکھتے
ہوئے کہا۔

"اوہ۔ دو یا ایک جا بھی پھٹتا ہے اور لال۔" فریبی تھیں پھی
مجھتہ دیتا ہوں:

"میں بھت ایک سے دوسری دیوار کا ایک پیش سوچ استھان کی
تھا۔ دروازہ نہ دار تھا اور بھی اور بھی بی وہ اس سے ہر کوئی بڑا گے بھی
دلخواہ پڑھے گئی۔ کچھ دی بعد دھلات کی لیٹ پٹلیں کوں کھا تھیں
دوسرے سے لٹھے چلیں ایک رفتار داڑھ اس کے کافوں سے گمراہ۔
"بڑا رانی بھی جوچ نہیں بھی نہ رکنا۔"

نقاپ پوچھ تھے۔ کھوئی جوچ ایک رفتار دھلات کی لیٹ پٹلیں کوں
تھیں اور جوچ کی وجہ پر جھوکیں دیکھا۔ اندھا کوست جوچ سر کی
تھیقا۔ پلی۔ مذہبی۔ اور دوڑ کا۔ اسی کی میں سے گمراہتے پہنچتے
جس میں کوئی بھائی کی رہی۔

نقاپ پوچھ تھے۔ کھوئی جوچ ایک رفتار دھلات کی لیٹ پٹلیں کوں
تھیں اور جوچ کی وجہ پر جھوکیں دیکھا۔ اندھا کوست جوچ سر کی
تھیقا۔ پلی۔ مذہبی۔ اور دوڑ کا۔ اسی کی میں سے گمراہتے پہنچتے
جس میں کوئی بھائی کی رہی۔

لند بولنا۔ میں اپنے طرف پری بولنا ہاں۔ اور ہر گہرائی کی کوئی بات
نہیں مل دی جائی۔ میں تم کے تھارے پری میں دلائے مکان کے
مغلق کچھ پہنچا۔ اسی انفلو اسے تو بھی بھٹکا جا ہے کہ وہ میں مقتضی
کے تریب پہنچ کیا۔ اسے اور کسی جوچ کی وجہ پر جھوکیں دی جائیں گے؟"
"تھا میں اس کی پروظا نقش و حرکت کی جوچ بھی بل رہی
ہیں تم جسے کچھ کہتے ہوئے؟"

فریبی رکھ رکھ کر خاری اس کے پڑھنے پہنچا۔ نہیں پیش
جیب سے کچھ کا بیٹھتھی۔ اس کے پڑھنے کی وجہ پر جھوکیں دی جائیں گے؟
"سکبھاں سکھاں۔"

"مشلا سے میں نے تہریا نہیں کی ساخت کے بارے میں
پہنچا اور اس نہیں کیا تھا کہ وہ شراب مخفوق رکھنے کے گودام
کی ہر سعیتیں۔ مشلا سے تھے کی سچھا؟" نقاپ پوچھنے سے خاطر ہے
کہیں نہیں آیا تھا کہ ماں وہ مجھ کوں غسل اس اسراز میں پول رہا۔ ایک
پرستش کے مطاقتی سی بھی کوئی بلنا نہیں کیے۔ پھر مشلا اس اور اس
کوڈا مولوں کی ایک بارہتاشی کی گئی تھی بلنا نہیں کیے جوچ کی دینا چاہیے۔
فریبی نے حماشوں ہو کر سکار سکھلکیا اور پھر بیچ دیستان
بھی دیکھا۔

"آپ بھی اپنی بادشاہت کی بنا پر کہوں پوچھتے ہے
بیانے ہی نہ فریبی؟" کلام رائے کے بھیں آپ نہیں تو سے دیکھتے
ہوئے کہا۔

"لند بولنا۔ میں اپنے طرف پری بولنا ہاں۔" پھر مقدمہ خاری سامنے کے کیوں
جیب وہ مچکا ہے اسی انفلو اسے تو بھی بھٹکا جا ہے کہ وہ میں مقتضی
کے تریب پہنچ کیا۔ اسے اور کسی جوچ کی وجہ پر جھوکیں دی جائیں گے؟"
"تھا میں اس کی پروظا نقش و حرکت کی جوچ بھی بل رہی
ہیں تم جسے کچھ کہتے ہوئے؟"

لند بولنا۔ میں اپنے طرف پری بولنا ہاں۔ اور ہر گہرائی کی کوئی بات
نہیں مل دی جائی۔ میں تم کے تھارے پری میں دلائے مکان کے
مغلق کچھ پہنچا۔ اسی انفلو اسے تو بھی بھٹکا جا ہے کہ وہ میں مقتضی
کے تریب پہنچ کیا۔ اسے اور کسی جوچ کی وجہ پر جھوکیں دی جائیں گے؟"
"تھا میں اس کی پروظا نقش و حرکت کی جوچ بھی بل رہی
ہیں تم جسے کچھ کہتے ہوئے؟"

لند بولنا۔ میں اپنے طرف پری بولنا ہاں۔ اور ہر گہرائی کی کوئی بات
نہیں مل دی جائی۔ میں تم کے تھارے پری میں دلائے مکان کے
مغلق کچھ پہنچا۔ اسی انفلو اسے تو بھی بھٹکا جا ہے کہ وہ میں مقتضی
کے تریب پہنچ کیا۔ اسے اور کسی جوچ کی وجہ پر جھوکیں دی جائیں گے؟"
"تھا میں اس کی پروظا نقش و حرکت کی جوچ بھی بل رہی
ہیں تم جسے کچھ کہتے ہوئے؟"

"ماہ۔ ما۔ دبیج نے "مکڑہ جرستا گیا۔"

فریدی نے عسوس کریا تھا کہ نقاب پوش و مصلیا پڑ رہا تھا۔
بس اس نے بینی سے اس کی بائیں کپنی پر ٹھٹتے کھانے شروع کر دیے۔

نقاب پوش شست ہر تا پلا گیا۔ یہ سب کچھ ہر رہا تھا میکن مجھ میں
کے کسی نے بیس اگلے چھٹے کی رحمت یا بہت عینیں کی مقاب پوش
بالکل بی بے سڑھہ ہو گیا۔ اتنی دیر میں چاروں طرف نقاب پوش
کا ہڈڑہ ہر تیا تھا۔ لوگ ہر جا بیس سے آمد نہیں کی۔ محل کے مسلح
پھر سے دار بیگ اگئے۔ نقاب پوش زمین پر چست پڑا تھا اور فریدی
تریب ہی کھڑا اس طرح ہاتھ مجاڑرا تھا جیسے کہنے والا ہو۔ مصلیہ
بنیل بھی احتشادیہ۔

"لیکا یہ مرگی؟" پھر سے داروں کے کا نہ رہتے اگے بڑا کر
پڑھتا۔ وہ فریدی کا چڑھہ میں دیکھ سکا تھا کیونکہ خود میں کی انکھیں
پیروز میکس کی تیز روشنی کی تردید میکس اور فریدی کی تقدیر نہیں ہے میکا۔
"نہیں دوست؟"

"تم کرن بہو؟" اس نے بھتکا کر پوچھا اور فریدی کی روشی میں اگیا۔
"ارے... آپ... یعنی کہ..."

"ماں میں ہرگز" فریدی نہیں کر بلکہ۔ پلوچیا تا تو تم نے
میں لیکن۔ نقاب پوش؟ اور آپ پہاں کہاں؟" میں دراصل انہیں
"مرفت زدیا اسٹیٹ ہی نہیں بلکہ پورے ملک کا دشمن
ہے۔ فریدی نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا تو۔ چلیں اسے دیوان صاحب کے سامنے
امنوارے چلیں۔"

"ہرگز نہیں۔ اون کو ہمیں لاؤ۔ میں اون گواہیں سے خود مہرنا
پسند نہیں کر دیں کافیں نکے سامنے میں نے اسے طریل پڑا جہد کے بعد
قابو میں کیا تھا جنہوں نے مجھ پر کے جانے والے فائزگی اور اس
تھی جن کے سامنے میں نہیں نقاب پوش کے قبضے سے ایک ایسا
ریو اور بی ام کروں کا جس سے کچھ دیر پہنچے بی گولی چلانی گئی ہوا اور
مشین نہیں تار کر دیا گا۔"

"یہ سب کچھ دیوان صاحب کے سامنے ہی ہر سے کا۔ بلکہ
گواہ سخت نہیں ہوتے کہی؟"

"یہ نہ کہو وہ مری۔"
"ارے جناب ہم سمجھی تک آئے ہوئے تھے۔ اس پر نہیں
کھانا تھا۔ وہ کمزور سنتو ش کا رواہ چلی۔ وہ بیوں کو کھانے جانا تھا۔

وہ کمزور سنتو ش کا رواہ بیوں کی تجارت کرتا تھا۔ وہ تھک، اون کے اعزہ
سے زیر دستی چھڑا تھا اور بھر کا نے کو سوں بھجو اکر فروخت کر دیتا
تھا۔ علات میں کھلبیں جی گئی۔ نقاب پوش ہوش میں اچھا تھا اور
ربی تھی اس کی بدولت، عام طور پر لوگوں کا خدا تھا کہ ہر ہائی فن
میں کوئی گھر کا بے اس طرح ہر ہائی فن کے لیے رملیکاں فرامز کرتا ہے۔"

"اچھا اگر، بات صحیح نہیں تو؟"

"ہرگز نہیں جناب۔ ہمارے ہر ہائی فن نہ پہنچے کجھی ایسے تھے
اور تا آپ بیس۔ خیراچھی بات ہے میں دیوان صاحب کو اطلاع

بھجو ارہا ہیں۔" پھر شاید اس نے بہتر ہجھرم کی نقاب کشانی کا رادہ
کیا ہی تھا کہ فریدی بول پڑا۔ "ابھی نہیں۔ اپنے دیوان صاحب کو
آہی جاتے دیجیے!"

فریدی نے بہتر ہجھرم کے پاس دراز اتو بیچہ کر اس
کے باخشوں میں جلک بھکڑا ہیں کا جھڑا ڈائیٹ نگاہ جو دہا ہے سامنے
ہی لایا تھا۔ اس جناب۔ اپنے سارے سبب حیدر صاحب شادی
کب کر دیجیے؟ پہاں مقام میں۔ اون کا بیان ہے کہیں نقاب پوش

میں کی یہم کو بھی سے گی۔" اب سب میک ہر جا بیس کا فریدی نے کہا۔
"آپ سب میک ہر جا بیس کا؟" فریدی نے کہا۔

کمزور ہی دیر نید دیوان بھی وہاں پہنچ گی۔ پھر سے داروں کے
کانڈا رہتے فریدی کا تواریخ کرتے ہوئے کہا۔ میں دراصل انہیں
کی اسٹیٹ کا باشندہ ہرگز۔"

"اوہ بڑی ہوٹی ہوئی جناب آپ سے بل کر۔" دیوان نے
ذمیں سے مصروف کرتے ہوئے کہا۔ آپ تو بہت ہیں اور پہنچے
آدمی ہیں۔ مثا بے کر ہراغ سافی کے شوق میں اسٹیٹ بھجوں کے
حوالے کر دی ہے۔"

شوق می سمجھرا۔" فریدی کی گزاریا۔

وہ بھی بے چین تھے کہ کبھی طرح نقاب پوش جلدی سے نقاب
ہو جائے تکن جب اس کے پھر سے نجاح پہنانی کی تجربتی

چھینیں بلکل لگیں۔ خود فریدی کو بھی اپنی انکھوں پر یقین نہ آیا کیونکہ
کمزور سنتو ش کا رواہ۔ شرمسلا کمزور سنتو ش کا رواہ۔ کمزور سنتو ش کا رواہ
ایک بہت بڑی پونڈش پر لات مار کر سارے چار سور و پے کی
مغلی کرتا تھا اور جسے اعتماد تھا کہ وہ تختا ہے لیے ملاز میں

نہیں کرتا بلکہ اپنے ذوق کی تکین کے لیے مغلی کا پیش افہتار کے
ہوئے بے کمزور سنتو ش کا رجھے شیلے کے اغوا پر بیسے حد دکھ

پہنچا تھا۔ وہ کمزور سنتو ش کا رواہ چلی۔ وہ بیوں کو کھانے جانا تھا۔

وہ کمزور سنتو ش کا رواہ بیوں کی تجارت کرتا تھا۔ وہ تھک، اون کے اعزہ
سے زیر دستی چھڑا تھا اور بھر کا نے کو سوں بھجو اکر فروخت کر دیتا
تھا۔ علات میں کھلبیں جی گئی۔ نقاب پوش ہوش میں اچھا تھا اور
ربی تھی اس کی بدولت، عام طور پر لوگوں کا خدا تھا کہ ہر ہائی فن
میں کوئی گھر کا بے اس طرح ہر ہائی فن کے لیے رملیکاں فرامز کرتا ہے۔"

ایس کے مشورے سے نی پہاڑ پر اسے بہاں لایا گیا تھا اور میں وقت

دو ملاقات کے کھر سے اس راجا صاحب کے علم کے منتظر تھے۔ کچھ

دیر نید اون دو نوں پہلو انوں نے راجا کی آمد کی اطلاع دی جو اس

کے ساتھ اُسی مخصوص محل میں رہتے تھے۔ وہ بھی تو غار کھلتے

مخفی طرز کا بیڑا کر کے اس داخل گواہی میں تار بھی اسکرت اور سفید

بلاؤز پہن رکھا تھا۔ پنڈ بیوں پچھم کی رنگت سے منبت رکھنے

والے اس تھاں تھے اور پر بیوں میں تھا پہلی جوستے۔ کمزور سنتو ش

کے چھر سے پنڈر پڑتے ہیں۔ بھجوں ہی کے سے اوناں میں چیخا۔ اسے

بے کافی تھکر کر بیوں سے پنچ کے ہاتھوں سے۔ یہ کرن ٹکڑا مالا

بڑھا تو جھکر کر بیوں دیوان صاحب۔

دیوان کا چھرہ جیر توں کی آما جگہ بنا بہا تھا۔ اس نے ۲۴

جوڑ کیا۔ سر کاری یہ چھوٹے صاحب ہی نقاب پوش تھے۔

"چل بہت۔ جڑا کے پیٹے۔" بھجوں سے نے کہا پھر فریدی کی

طرافت انکھی اس تھا کر بیوں دیوان کے کون ہے؟"

"اپنے چھوڑ کر بیوں کا فریدی سر کار۔" دیوان نے بدستور ہاتھ جوستے

ہوئے کہا۔ تھرڑی جھکر سرا غرفانی سے تعلق رکھتے ہیں۔"

"کیوں بھیسا؟ تم نے کیوں سر سے پنچ تو باندھ دھر کھا۔

چھوڑ جلدی دوڑنے میں رینے پڑتے ہو جگوں اُن کی۔"

"ضور بڑا ہے۔" فریدی نے کہا اور پھر دیوان سے پوچھا۔ آپ

کی تعریف؟"

"بڑیں تھیک۔" فریدی کی گزاریا۔" اس طرح دو زیادہ ہے۔

کافی ہے اور سیغز کو زیادہ کیش بتا ہے۔"

دیوان نے بہتر ہجھرم کا اس نظر خنزیر سے بھی "حیدر بڑا بیا۔"

دیکھ رکھوں گا اس نظر خنزیر سے بھی "حیدر بڑا بیا۔" کچھ

دیکھا تو جھکر رہا پھر بیلا۔ آخر اس سے سیما کو اسٹھانے کی حماق

کیوں سر زد بہری تھی؟"

جھید پرے اپنے کافی تھا۔ فریدی کا گارکانے کے لیے رکا۔

"وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ تم اس کے لیے اسے چاندا ناک

لے جا رہے ہیں۔ لہذا بھی اور زیادہ مرغوب کرنے کے لیے یہ حرکت

کریکھا تھا۔"

دیوان نہیں۔ فریدی کی گزارکار کا کاش لے کر آہتا، بڑا دھڑکا۔

کھاتا ہو ابلا۔" وہ بھیں جانتے تھے۔ ارے یہو راجا تھجھی جان

بے۔ شیروں کا مشپور شکاری جس نے کبھی پھان پر پیچھے کر شکار نہیں کیا۔

درجنوں شیروں مار دیا۔ بڑے جھوٹ کا آدمی تھا۔ ایک باہر نہانہ باز۔

اچانک اس کی جس بیوں میں لے گئی اور وہ گوئشین بڑی، اون دوڑنے

پھر انوں کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ راجا کی جس بیوں میں لے گئی تھی۔

بے۔ الگ سنتو شش کا معاملہ ہوتا تو وہ کبھی باہر نہ آتا۔ بے عروپا تا

بے اُسے۔

"اُب سنتو ش کا کیا بنے گا؟"

"اُن لوگوں نے مجھ پر ریاستی روکا کئے کی کوشش کی تھی، لیکن

پھر انہیں رینے پڑتے ہوئے اسے کہا۔ اس نے کہا۔

یہ کچھ کر کے گا۔ پر مشق اندیا کی حکومت جانتے۔ وہ بھی تو غار کھلتے

بیٹھا تھا کیونکہ دو تین دن کی بیٹھی کی تھی۔

چلکی تھی۔ پھر جھوٹ کے دل کی تھی۔

چلکی تھی۔ اس کے دل کی تھی۔